قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابوسعید

Online Edition

جمعۃالمبارک 26 نومبر 2021ء | 20 ربیع الثانی 1443 ہجری قمری | 26 نبوت 1400 ہجری شمسی | جلد:3 | شمارہ:281

ارشادِ باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقۡنٰکُمۡ مِّنۡ ذَکَرٍ وَّ اُنۡثٰی وَ جَعَلۡنٰکُمۡ شُعُوۡبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوۡا ؕ اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌ خَبِیۡرٌ ﴿۱۴﴾

(الحجرات:14)

ترجمہ: اے لوگو! یقیناً ہم نے تمہیں نر اور مادہ سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) ہمیشہ باخبر ہے۔

فرمان خلیفہ وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُکُمۡ اَنۡ تُؤَدُّوا الۡاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَہۡلِہَا ۙ وَاِذَا حَکَمۡتُمۡ بَیۡنَ النَّاسِ اَنۡ تَحۡکُمُوۡا بِالۡعَدۡلِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا یَعِظُکُمۡ بِہٖ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیۡعًۢا بَصِیۡرًا (سورۃالنساء:59)

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کیا کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔ یقیناً بہت ہی عمدہ ہے جو اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا اور گہری نظر رکھنے والا ہے۔

جماعت کے انتظامی ڈھانچے کو صحیح رنگ میں چلانے کے لئے جہاں یہ انتخابات ضروری ہیں، وہاں اس کام کو احسن رنگ میں آگے بڑھانے کے لئے، عُہدوں کا حق ادا کرنے کے لئے صحیح افراد کا انتخاب بھی بہت ضروری ہے۔ اور یہ ایسا اہم امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اس امر کی طرف مومنین کو توجہ دلائی ہے اور تفصیل سے بیان فرمایا ہے کہ تمہیں کس قسم کے عہدیداران منتخب کرنے چاہئیں اور عہدیداروں کو توجہ دلائی کہ صرف عہدے لینا کافی نہیں بلکہ اس کا حق ادا کرنا بھی ضروری ہے اور حق ادا نہ کرنے کی صورت میں تم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والے بنتے ہو۔

یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے، اس میں اس بات کی وضاحت فرمائی گئی ہے۔ اس آیت میں پہلی ذمہ داری رائے دہی کا حق ادا کرنے والوں کی ہے کہ عُہدہ ایک امانت ہے اس لئے تمہاری نظر میں جو بہترین شخص ہے اُس کے حق میں اپنا ووٹ استعمال کرو۔ ووٹ دینے سے پہلے یہ جائزہ لو کہ آیا یہ اس عہدہ کا اہل بھی ہے کہ نہیں۔ جس کے حق میں تم ووٹ دے رہے ہو یا ووٹ دینا چاہتے ہو وہ اس عہدہ کا حق ادا کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے یا نہیں؟ جتنی بڑی ذمہ داری کسی کے سپرد کرنے کے لئے آپ خلیفہ وقت

بقیہ صفحہ 7 پر

اس شمارہ میں

- آغوشِ مادر (منظوم)
- مولانا نور محمد نسیم سیفی (مرحوم)
- جماعت احمدیہ، عالمگیر غلبہ اسلام اور پرنٹنگ پریس
- کنڈول جھیل

فرمانِ رسول ﷺ

جب آیت (وَاَنۡذِرۡ عَشِیۡرَتَکَ الۡاَقۡرَبِیۡنَ) نازل ہوئی تو آنحضور ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے قریش! اپنی جانیں بیچ دیں، میں اللہ کے مقابلے میں تمہارے کچھ کام آنے والا نہیں، اے عبد بنی مناف! میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہارے کچھ کام آنے والا نہیں، اے عباس بن عبد المطلب! میں اللہ کے مقابلے میں تمہارے کچھ کام آنے والا نہیں، اے اللہ کے رسول کی پھوپھی صفیہ! میں اللہ کے مقابلے میں تمہارے کچھ کام آنے والا نہیں، اور اے فاطمہ بنت محمد! میرے مال میں سے جو چاہو مانگو مگر میں اللہ کے مقابلے میں تمہارے کچھ کام آنے والا نہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب الوصایا باب ھل یدخل النساء والولد فی الاقارب)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

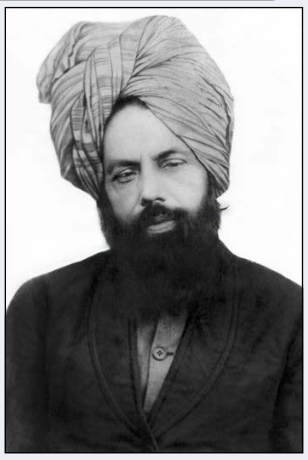

قومیت جائے فخر نہیں اصل تقویٰ ہے

فرمایا: خدا تعالیٰ نہ محض جسم سے راضی ہوتا ہے نہ قوم سے۔ اس کی نظر ہمیشہ تقویٰ پر ہے اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ (الحجرات:14) یعنی اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ بزرگی رکھنے والا وہی ہے جو تم میں سے زیادہ متقی ہو۔ یہ بالکل جھوٹی باتیں ہیں کہ میں سید ہوں یا مغل ہوں یا پٹھان اور شیخ ہوں۔ اگر بڑی قومیت پر فخر کرتا ہے تو یہ فخر فضول ہے۔ مرنے کے بعد سب قومیں جاتی رہتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے حضور قومیت پر کوئی نظر نہیں اور کوئی شخص محض اعلیٰ خاندان میں سے ہونے کی وجہ سے نجات نہیں پا سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو کہا ہے کہ اے فاطمہ تو اس بات پر ناز نہ کر تو پیغمبر زادی ہے۔ خدا کے نزدیک قومیت کا لحاظ نہیں۔ وہاں جو مدارج ملتے ہیں وہ تقویٰ کے لحاظ سے ملتے ہیں۔ یہ قومیں اور قبائل دنیا کا عرف اور انتظام ہیں۔ خدا تعالیٰ سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی محبت تقویٰ سے پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ ہی مدارج عالیہ کا باعث ہوتا ہے۔ اگر کوئی سید ہو اور وہ عیسائی ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو گالیاں دے اور خدا تعالیٰ کے احکام کی بے حرمتی کرے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو آلِ رسول ہونے کی وجہ سے نجات دے گا اور وہ بہشت میں داخل ہو جائے گا؟ اِنَّ الدِّیۡنَ عِنۡدَ اللّٰہِ الۡاِسۡلَامُ (آل عمران:20) اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو سچا دین جو نجات کا باعث ہوتا ہے اسلام ہے۔ اگر کوئی عیسائی ہو جاوے یا یہودی ہو یا آریہ ہو وہ خدا کے نزدیک عزت پانے کے لائق نہیں۔ خدا تعالیٰ نے ذاتوں اور قوموں کو اڑا دیا ہے۔ یہ دنیا کے انتظام اور عرف کے لئے قبائل ہیں۔ مگر ہم نے خوب غور کر لیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور جو مدارج ملتے ہیں ان کا اصل باعث تقویٰ ہی ہے۔ جو متقی ہے وہ جنت میں جائے گا۔ خدا تعالیٰ اس کے لیے فیصلہ کر چکا ہے۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک معزز متقی ہی ہے۔ پھر یہ جو فرمایا ہے اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الۡمُتَّقِیۡنَ (المائدۃ:28) کہ اعمال اور دعائیں متقیوں کی قبول ہوتی ہیں۔ یہ نہیں کہا کہ مِنَ السَّیِّدِیۡنَ۔ پھر متقی کے لیے تو فرمایا وَمَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا ۙ﴿۳﴾ وَّیَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ (الطلاق:3،4) یعنی متقی کو ہر تنگی سے نجات ملتی ہے۔ اس کو ایسی جگہ سے رزق دیا جاتا ہے کہ اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ اب بتاؤ کہ یہ وعدہ سیدوں سے ہوا ہے یا متقیوں سے۔ اور پھر یہ فرمایا ہے کہ متقی ہی اللہ تعالیٰ کے ولی ہوتے ہیں۔ یہ وعدہ بھی سیدوں سے نہیں ہوا۔ ولایت سے بڑھ کر اور کیا رتبہ ہوگا۔ یہ بھی متقی ہی کو ملا ہے۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 343-344 ایڈیشن 1984ء)

دربارِ خلافت

چندو لال فیصلہ سنانے سے پہلے مرجائے گا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مزید فرماتے ہیں:۔

حضرت حافظ غلام رسول صاحبؓ وزیر آبادی بیان کرتے ہیں کہ مجھے مسلسل اور منظم طور پر یادنہیں، متفرق طور پر یہ بات یاد آئی ہے کہ گزشتہ مذکور مباحثے کے بعد ایک اشتہار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے نکلا، یہ جلسہ مہوتسو کے متعلق تھا، اُس میں اسلامی اصول کی فلاسفی کے بارے میں حضرت صاحب کا یہ الہام درج تھا کہ ''میرا مضمون بالا رہا''۔ کہتے ہیں اس وقت کسی وجہ سے مَیں کچھ بیمار تھا۔ اور بیماری بھی ایسی تھی کہ بہت زیادہ کمزوری تھی۔ دعویٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بڑا بھاری تھا کہ ''میرا مضمون سب پر بالا رہے گا''۔ بجز تائید الٰہی یہ بات کون کہہ سکتا ہے۔ کہتے ہیں کہ مَیں ایک اپنے اہلحدیث مولوی کو جو لاہور میں تھا، افتاں وخیزاں (بڑی مشکل سے گرتے پڑتے) اُس کو ساتھ لے کر جلسہ گاہ میں پہنچا۔مولوی ثناء اللہ اور مولوی محمد حسین بٹالوی وغیرہ کے لیکچر بھی سنے مگر سب پھیکے اور بے اثر۔لیکن جب حضرت مرزا صاحب کا مضمون شروع ہوا تو تِل رکھنے کی جگہ نہ تھی اور سامعین پر ایسا سکوت تھا کہ ذرا بھنک نہیں آتی تھی۔ یہاں تک کہ بعض اور لوگوں نے بھی اپنے اوقات حضرت مرزا صاحب کا مضمون سننے کے لئے وقف کر دیئے۔ اور دو دن ایامِ مقررہ سے زائد کئے گئے۔ جب یہ مضمون آخر میں پہنچا تو میں نے اُسی وقت اسی جگہ ہاتھ اُٹھا کر جنابِ الٰہی میں دعا کی (یہ دیکھیں اللہ تعالیٰ پھر سعید فطرت لوگوں کی رہنمائی کس طرح فرماتا ہے) کہ یا اللہ! اگر یہ تیرا وہی بندہ ہے جس کی نسبت تیرے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی ہے تو اُس کی برکت سے مجھے اس بیماری سے شفا بخش دے۔ الغرض جلسہ ختم ہونے کے بعد جب مَیں جلسہ گاہ کے بڑے دروازے سے باہر نکلا تو اللہ کی قسم! مجھے ایسا معلوم ہوا کہ مجھے کوئی بیماری نہ تھی۔ اُس دن سے آج تک پھر اس بیماری نے عَود نہیں کیا۔ (دوبارہ نہیں آئی)۔ اور چنانچہ یہ احمدی بھی ہوئے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ نمبر 247-248 روایت حضرت میر مہدی حسین صاحبؓ)

حضرت اللہ بخش صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ کرم دین کے مقدمے میں پہلے چندُو لال آریہ منصف تھا۔ کہتے ہیں میرا ایک آریہ دوست تھا، گردھاری لال، اکاؤنٹنٹ تھا، اُس نے آ کر مجھے یہ خبر دی کہ ہماری کمیٹی میں فیصلہ ہو چکا ہے کہ مرزا صاحب کو سخت سزا دی جائے۔ میں نے خبر سن کر حضرت صاحب کی خدمت میں بیان کی۔ آپ نے فرمایا کہ دعا کرو۔ (کہتے ہیں) خیر مَیں واپس آ گیا۔ جب امرتسر گیا تو صبح کی نماز کا وقت تھا۔ مَیں مسجد گیا اور مسجد کی ڈاٹ میں بیٹھا ہوا تھا اور غالباً درود شریف پڑھ رہا تھا کہ میرے دائیں کان میں جو قریباً بند ہے، (ان کا دایاں کان بند تھا اور کہتے ہیں) اُس وقت بھی بند تھا زور سے آواز آئی کہ چندو لال فیصلہ سنانے سے پہلے مرجائے گا۔ پھر مَیں حضرت صاحب کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ حضرت! یہ آواز مجھے اس کان میں بہت زور سے پڑی ہے کہ چندو لال فیصلہ سنانے سے پہلے مارا جائے گا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ مبشر خواب ہے اور دعا کرو....۔ اس کے بعد مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک مسلمان مجسٹریٹ ہے جس نے آتمارام کو سفید گلاس میں پانی پلایا ہے۔ جو شکل مجھے آتمارام کی خواب میں دکھائی گئی اُس میں وہ ٹانگ سے کچھ معذور تھا۔ اس کے بعد مقدمے کی تاریخ جب آئی تو میں گورداسپور میں تھا۔ کوئی شخص رخصت پر جا رہا تھا یا تبدیل ہو کر جا رہا تھا، اُس کو گاڑی پر سوار کرنے کے لئے چند اور لوگوں کے ساتھ آتمارام بھی آیا ہوا تھا۔ مَیں نے اس خواب والے حلیہ کے مطابق اُس کو دیکھا اور پھر مَیں وہاں گیا جہاں حضرت صاحب تشریف رکھتے تھے۔ دری بچھی ہوئی تھی اور احباب بیٹھے تھے۔ مَیں بھی بیٹھ گیا۔ اس وقت پھر آتمارام سٹیشن سے واپس عدالت میں آیا تو جہاں ہم بیٹھے تھے، عدالت کے کمرے کا وہی راستہ تھا۔ مَیں نے کسی دوست سے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے۔ اُس نے کہا کہ اس کے پاس حضرت صاحب کا مقدمہ ہے۔ مَیں نے کہا مجھ کو اس کی شکل پہلے ہی دکھائی گئی ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ نمبر 145 تا 147 روایت حضرت اللہ بخش صاحبؓ)

اور چندو لال کے بارے میں یہ بھی بتادوں کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اللہ تعالیٰ سے اطلاع پائی تھی۔ ایک دفعہ جب کسی نے کہا کہ چندو لال مجسٹریٹ کا ارادہ ہے کہ آپ کو قید کر دے تو آپ دری پر لیٹے تھے، اُٹھ بیٹھے اور فرمایا کہ میں چندو لال کو عدالت کی کرسی پر نہیں دیکھتا۔ چنانچہ آخر اس عہدہ سے اُس کی تنزلی ہوگئی (نیچے چلا گیا) اور ملتان میں اُس کی تبدیلی ہوگئی۔ پھر پنشن پا کے لدھیانہ آ گیا اور آخر انجام بھی اُس کا بڑا بھیانک ہوا کہ پھر پاگل ہو کر وہ مرا۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 286)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جب ایسے موقع آتے تھے خود بھی دعا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے تسلی بھی ہوتی تھی، لیکن پھر بھی اپنے صحابہ کو یہ کہا کرتے تھے کہ دعا کرو اور پھر اگر کوئی خواب وغیرہ آئے تو وہ سن کے اُس پر اپنا اظہار بھی فرمایا کرتے تھے۔

(خطبہ جمعہ 15/ جون 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

آغوشِ مادر

(نوٹ از ایڈیٹر: موصوفہ نے یہ کلام، اداریہ بعنوان''والدین سے حسن سلوک'' مطبوعہ 28 اکتوبر سے متاثر ہو کر کہا)

دعا دیتے ہیں لب اور لوریاں لہجہ سناتا ہے
مری ماں کے تکلم میں فرشتہ گنگناتا ہے

بدل کوئی نہیں اس کا، خریدا جا نہیں سکتا
جو چین آغوشِ مادر میں کسی بچے کو آتا ہے

تڑپ کر جب بھی مولا کو شبِ غم میں پکارا ہے
وہ ہالے میں دعا کے، ماں کا چہرہ یاد آتا ہے

نمازوں کا مزا لیتی ہوں میں اماں کی چادر پر
پگھل جاتا ہے دل، ذوقِ عبادت کو بڑھاتاہے

جو خدمت ماں کی مجھ پر فرض تھی وہ کر نہیں پائی
یہ احساسِ زیاں تنہائی میں اکثر ستاتاہے

میں اپنے دل کی ہر اک بات اپنی ماں سے کرتی تھی
حکایاتِ ستم ماں کا کلیجہ ہی چھپاتا ہے

بھری دنیا میں جب تنہائیاں مجھ کو ستاتی ہیں
مرے ماتھے کو ممتا کا تصور چوم جاتا ہے

دعا ہے ربِ رحماں جنت الفردوس میں رکھے
جہاں وہ ریشمی مسند پہ اپنوں کو بٹھاتا ہے

امۃ الباری ناصر۔امریکہ

مجید احمد سیالکوٹی۔ ریٹائرڈ مبلغ برطانیہ

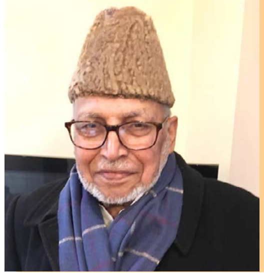

مولانا نور محمد نسیم سیفی (مرحوم)

کامیاب مبلغ احمدیت اور ماہر صحافی و ادیب

مصنف مضمون ہذا نے اپنی اس تحریر کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ تعالیٰ کی خدمت میں بغرض ملاحظہ پیش کیا تو حضور ایدہ اللہ نے موصوف کو تحریر فرمایا۔ ”آپ نے بہت اچھا کیا کہ ان پر مضمون لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے“

محترم مولانا نسیم سیفی مرحوم کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ تاریخ احمدیت کا یہ مجاہد جماعتِ احمدیہ میں ایک نامور مبلغ، صحافی اور شاعر کے طور پر جانا اور پہچانا جاتا ہے۔ خاکسار نے سیرالیون میں ان کے ساتھ تین سال رہ کر سلسلہ کی خدمت کی۔

محترم نسیم سیفی کا تعلق قادیان دارالامان کے قریب ”ہرسیاں“ نامی گاؤں سے تھا۔ آپ کے والد حضرت ماسٹر عطا محمدؓ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ کے خاندان میں اور بھی صحابی تھے۔ جماعت میں ان کا خاندان معروف ہے۔ ان کے خاندان میں بہت سے واقفِ زندگی بھی ہوئے ہیں۔ مولانا چوہدری محمد شریف مرحوم مبلغ فلسطین، مولانا محمد صدیق مرحوم لائبریرین، مکرم عبدالسلام ظافر، مکرم مولانا عبدالباسط شاہد، مکرم محمد صادق ٹیچر احمدیہ سکول ربوہ، مکرم محمد احمد نعیم طیب، مکرمہ امۃ الباری ناصر، مکرم مولوی صالح محمد مبلغ سیرالیون، مکرم محمد اسلم خالد کارکن دفتر P.S، مکرم چوہدری علیم الدین، امیر جماعت اسلام آباد، مکرم مولوی حمیداللہ خان مربی سلسلہ، مکرم محمد طارق اسلام کینیڈا، مکرم مولانا غلام باری سیف، مکرم مولانا عبدالغفور، مکرم مولانا امام الدین مبلغ انڈونیشیا بھی انہی کے عزیز و اقارب میں سے تھے۔

محترم نسیم سیفی بی۔ اے کرنے کے بعد ایک اچھی جاب کر رہے تھے کہ حضرت مصلح موعودؓ نے تحریکِ جدید کے تحت نوجوانوں کو تحریک کی کہ وہ اپنی زندگیاں اسلام اور احمدیت کے لیے وقف کریں۔ چنانچہ اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے دوسرے پڑھے لکھے نوجوانوں کی طرح آپ نے بھی اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کو چند ماہ کی ٹریننگ کے بعد نائیجیریا میں بطور مبلغ متعین فرما دیا۔ آپ نے نائیجیریا میں حضرت مولانا عبدالحکیمؓ مشنری انچارج و امیر جماعت نائیجیریا کے ساتھ کام کرنا شروع کیا۔ آپ کو انگریزی زبان میں مہارت حاصل تھی۔ نیز تقریر وتحریر کا ملکہ بھی عطا ہوا تھا، جس سے میدانِ عمل میں آپ کے جوہر نمایاں ہونے لگے۔ آپ کے مضامین اخباروں میں چھپنے لگے اور ریڈیو پر تقاریر سے شہرت مل گئی۔ آپ ہمیشہ پگڑی اور اچکن زیب تن کرتے۔

آپ نے بہت سی جماعتیں قائم کیں جب مرکز نے حکیم حضرت عبدالحکیمؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ و امیر جماعت کو واپس بلایا تو محترم نسیم سیفی مرحوم کو امارت کے فرائضِ منصبی سونپے گئے۔ آپ نے اپنے زمانے میں ”The Truth“ کے نام پر اخبار احمدیت جاری کیا جو آج تک جاری و ساری ہے اور لوگ فیضیاب ہو رہے ہیں۔ اخباروں میں کالم لکھتے اور اس کے علاوہ چھوٹے چھوٹے پمفلٹ بنا کر تقسیم کرتے۔ آپ کو عیسائیت

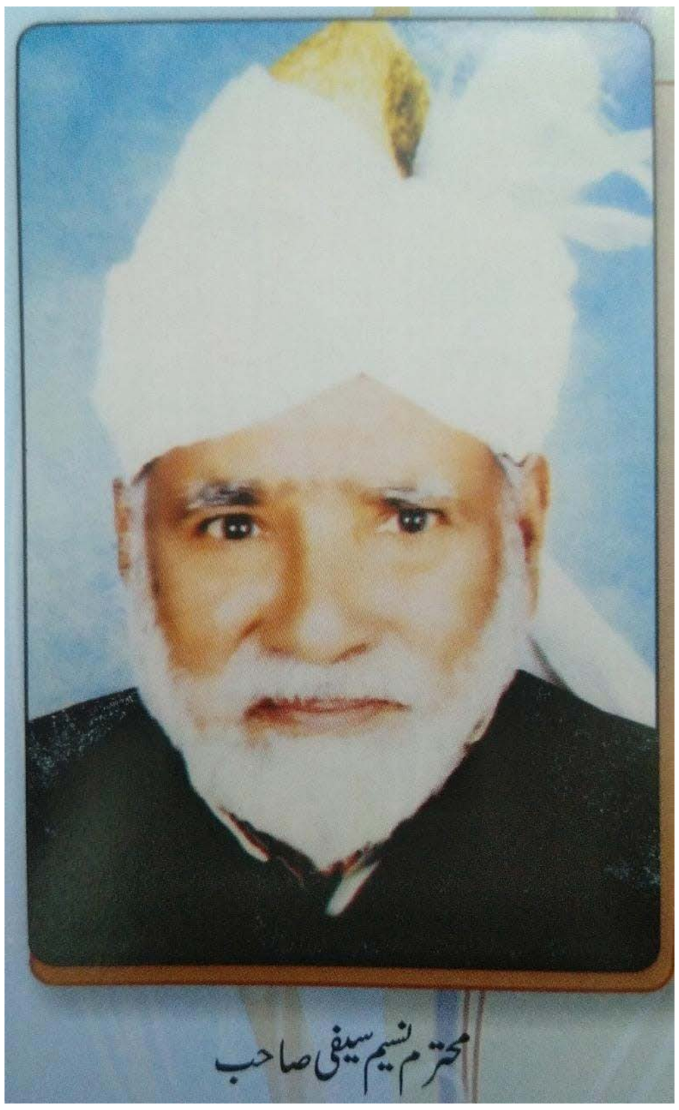

کے متعلق بہت زیادہ لکھنے اور بولنے کی توفیق ملی اور کتب کی شکل میں لٹریچر تیار کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو پہنچانے کا حق ادا کیا۔ آپ کی خوشکن مساعی کو دیکھتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کو مغربی افریقہ کا رئیس التبلیغ مقرر فرمایا، جس میں ایوری کوسٹ، غانا، سیرالیون، لائبیریا اور گیمبیا کے ممالک شامل تھے۔

محترم سیفی صاحب کو مرکز نے تقریباً 22، 23 سال کے بعد واپس ربوہ بلایا۔ آپ اپنی فیملی کے ساتھ نائیجیریا میں رہے۔ آپ کی بیگم سکینہ سیفی صاحبہ نے لجنہ کے کام کو سنبھالا اور اپنے میاں کا ہاتھ بٹایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا، جو سب کے سب اعلیٰ تعلیم سے آراستہ ہوئے اور جماعت کے لیے مفید وجود بنے۔

1977ء میں سیرالیون کے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فیصلہ فرمایا کہ محترم نسیم سیفی کو سیرالیون بھجوایا جائے۔ سیفی صاحب نے آتے ہی حضورِ انورؒ کی ہدایات کے مطابق مبلغین، ٹیچرز اور ڈاکٹر صاحبان کی مساعی کا جائزہ لیتے ہوئے کچھ تبدیلیاں کیں اور فری ٹاؤن میں احمدیہ بک شاپ کا بھی حساب دیکھا۔ صدر جماعت چیف گمانگا صاحب اور جنرل سیکرٹری الحاجی بونگے صاحب، نیز دیگر صدران جماعت اور ممبرانِ مجلسِ عاملہ کے مشورہ و تعاون سے جماعت کو نئے سرے سے آرگنائز کیا۔ خاکسار ان دنوں BO ریجن کا انچارج تھا۔

محترم سیفی صاحب کی روٹین تھی کہ ملکی اخبار کا مطالعہ کر کے اپنے پرانے ٹائپ رائٹر پر حالاتِ حاضرہ کے مطابق مضمون ٹائپ کرتے اور اخبار کو دیتے اور وہ شائع ہو جاتا۔ سیفی صاحب کو تحریر میں خاص مہارت حاصل تھی۔ وہ کبھی بھی لکھتے ہوئے فقرے کو نہیں مٹاتے تھے۔ بڑی برجستہ تحریر ہوتی۔ آپ کا مطالعہ اور تجربہ بھی بہت تھا اور انتہائی ذہین انسان تھے۔ تقریر میں بھی ید طولیٰ حاصل تھا۔

آپ نے جماعتوں کے رابطہ کے لیے ہفتہ وار ”views and news“ کے نام پر دو ورقہ نکالنا شروع کیا۔ آپ ٹائپ کر کے مجھے سٹینسل دے دیتے اور میں اس کو سائیکلو اسٹائل مشین کے ذریعہ حسبِ ضرورت لٹریچر کی کاپیاں تیار کر کے جماعتوں کو بھجوا دیتا۔ سیفی صاحب کو اس کا response ملتا تو آپ بہت خوش ہوتے۔ سٹینسل پر ہم پمفلٹ تیار کرتے۔ یہ مختلف عناوین پر ہوتے اور تبلیغ کے کام آتے۔ five points to remember لاکھوں کی تعداد میں تقسیم کیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد، صداقت اور سیرت النبیؐ پر بھی پمفلٹ تیار کرتے اور تقسیم کرتے۔ تقسیم کے لیے ہم مختلف جگہوں پر جو مارکیٹیں لگتی تھیں، وہاں چلے جاتے۔ اسی طرح سیکنڈری اسکول ہمارے تھے اور پرائمری سکول بھی درجنوں تھے۔ ملک کے طول وعرض میں یہ پھیلے ہوئے تھے۔ ہیلتھ اور ایجوکیشن کے میدان میں خدمات پیش کرنے میں جماعت احمدیہ پیش پیش تھی۔ عوام اور حکومت جماعت کے کام کو سراہتی تھی اور عزت کی نظر سے دیکھتی تھی۔

ہمارے فری ٹاؤن سیکنڈری اسکول، بو احمدیہ سیکنڈری اسکول اور کبالہ سیکنڈری اسکول کی ٹیمیں اول آتیں اور فائنل میچ فری ٹاؤن کے سٹیڈیم میں ہوتا اور ہماری فٹ بال ٹیم فاتح قرار پاتی تو celebration کے لیے سارے شہر میں دھوم مچ جاتی اور نعروں سے فضا معطر ہو جاتی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔

وقت کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ جب سیفی صاحب سے بے تکلفی ہو گئی تو میں نے عرض کیا سیفی صاحب! آپ نے اتنی کتابیں لکھی ہیں، اردو انگریزی میں شاعری کی ہے تو اس کی کمائی کدھر ہے؟ کہنے لگے ”کمائی ہے یہ میری عمر بھر کی“ مجید صاحب! میں نے زندگی وقف کی ہے۔ اس وقف کے دوران جو لکھ دیا، جو کہہ دیا وہ بھی جماعت کے لیے تھا۔ چنانچہ ایسا ہی میں نے دیکھا اور پایا۔ ریڈیو اسٹیشن یا ٹی وی پروگرام کے بعد دو چیک ملتے، اس کی رسید کاٹ کر مشن کے کھاتہ میں ڈال دیتے۔

ایک دن پروگرام کرنے گئے تو انچارج عورت نے سیفی صاحب کو دیکھ کر مجھے کہا: مولوی مجید! ان کا سکرپٹ کہاں ہے؟ سیفی صاحب نے سن لیا اور خود جواب دینے کے لیے آ گئے۔ اور سیفی صاحب کی مرضی کے مطابق پروگرام چلا اور چلتا ہی گیا۔ تمام کمروں اور دفاتر سے نکل کر لوگ سیفی صاحب کا لیکچر سننے لگے۔ سیفی صاحب نے کمال کر دیا۔ لوگ شوق سے سنتے رہے۔ پروگرام کے اختتام پر انچارج عورت کہنے لگی کہ ہم تو تمام ”مذہبی لوگوں کو چیک کرتے ہیں۔ آپ واحد ایسے ہیں جنہوں نے فی البدیہہ بول کر لوگوں کو مسحور کر دیا ہے۔

ایسے کئی واقعات ہوئے ہیں۔ ایک دفعہ ایک شہر میں سیاسی جلسہ ہو رہا تھا۔ کہنے لگے موقع تو سنہری ہے۔ یہ لو چٹ سٹیج پر سیکریٹری کو دے آؤ۔ پانچ منٹ مانگے تھے۔ سیکریٹری نے بلایا، سیفی صاحب نے عوام کی خاطر حکمرانوں کو درس دیا کہ ان کی بھوک مٹاؤ، ان کا سوچو۔ جماعت احمدیہ ان کو تعلیم دے رہی ہے اور صحت کے لیے ہسپتال بنا رہی ہے۔ میں بطور امیر اور خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا نمائندہ ہونے کی وجہ سے تم سے مخاطب ہوں۔

سیفی صاحب نے پانچ منٹ مانگے تھے، آدھا گھنٹہ تقریر کی۔ لوگ نعرے مارنے لگے کیونکہ اس میں غریبوں کی بات ہوئی تھی۔ لوگ کہتے سنے گئے: ’’this short man sabi talk‘‘ یعنی یہ چھوٹے قد کا آدمی جانتا ہے کیسے بولنا ہے۔

اسی طرح ایک دفعہ یومِ پاکستان پر پاکستانی کمیونٹی کو ایڈریس کرنے کا آپ کو موقع مل گیا تو آپ نے قائدِ اعظم اور ان کے فلسفہ کو ایسے رنگ میں بیان کیا کہ اکثر لوگ رطب اللسان ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے سیفی صاحب کو بولنے کا ملکہ عطا فرمایا تھا، زبان پر عبور حاصل تھا مجمع کو قابو کر لیتے تھے، mass puller speaker تھے۔ کم از کم میں نے ان جیسا افریقہ میں پاکستانی مقرر نہ دیکھا نہ سنا۔ ہاں افریقن احمدی سینکڑوں کی تعداد میں دیکھے ہیں جو اپنے دلائل اور زبان سے لوگوں کو منہ بند کر دیتے تھے۔

محترم سیفی صاحب کو ’’مسیح ہندوستان میں‘‘ ازبر یاد تھی۔ مسیح کی آمدِ ثانی کے متعلق آپ کی گفتگو پُر دلائل تھی جس نے عیسائی مشنریوں کو review پر مجبور کر دیا۔ سیفی صاحب کسرِ صلیب کے حقیقی مجاہد تھے، آپ کو عیسائیت پر مکمل عبور حاصل تھا اور قرآنِ مجید اور بائبل کے حوالوں سے دلیل کو باندھ کر پیش کرنے کا سلیقہ عطا ہوا تھا۔

ایک روز مرکز سے ہدایت ملی کہ نائب صدرِ مملکت جناب آنریبل مصطفیٰ سنوسی کو جلسہ سالانہ پر آنے کا دعوت نامہ دیا جائے۔ خاکسار سیفی صاحب کے ساتھ ہیڈ آف دی اسٹیٹ ڈاکٹر سیاکا اسٹیون کے دفتر میں ملاقات کے لیے گیا۔ سیفی صاحب نے مرکز کی طرف سے نائب صدر مصطفیٰ سنوسی کے لیے جلسہ سالانہ پر جانے کا دعوت نامہ دیا اور اجازت چاہی۔ ڈاکٹر سیاکا اسٹیون نے بڑی خوشی سے اجازت دیتے ہوئے کہا کہ it is a life chance ضرور جائیں۔ چنانچہ الحاج مصطفیٰ سنوسی جلسہ سالانہ ربوہ تشریف لے گئے اور واپس آنے پر کئی جگہوں پر اپنے تاثرات کا اظہار فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی شخصیت مسحور کن ہے اور روحانیت کی مقناطیس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں خلیفہ بنا کر ساری دنیا کے لیے ایک مثال کے طور پر پیش کیا ہے۔ ان کی قیادت میں لوگوں کی علمی، طبی اور روحانی ضرورتوں کو پورا کیا جا رہا ہے۔ ربوہ کا جلسہ، اس کا انتظام حیرت انگیز ہے، مہمان نوازی قابلِ ستائش ہے۔

اسی ملاقات میں محترم سیفی صاحب نے ڈاکٹر سیاکا اسٹیون کو قرآنِ مجید کا تحفہ پیش کیا تو آنریبل کرسی سے نہ اٹھے۔ محترم سیفی صاحب نے بلند آواز میں کہا کہ جناب کرسی سے اٹھیں اور قرآنِ مجید کا مقدس تحفہ قبول فرمائیں۔ ڈاکٹر سیاکا سٹیون صاحب سمجھ گئے اور کرسی سے اٹھ کر بڑے ادب واحترام سے قرآنِ مجید کا تحفہ قبول کیا اور شکریہ ادا کیا۔

ایک مبلغ کا بنیادی فرض یہ ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا پرچار کرے اور دنیا کو ان کی آمد کی خوشخبری سنائے۔ ان کی شان، مقام اور تعلیمات سے آگاہ کرے۔ محترم سیفی صاحب اس مقصد کو پورا کرتے تھے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس اہم تحریرات کا انگریزی زبان میں ترجمہ کرنا شروع کیا اور اس کو so said the Promised Messiah کے نام سے ہفتہ وار news views میں دینا شروع کیا اور پھر کتابی صورت میں شائع کروایا، جس کو احمدیوں اور غیر مسلموں نے بھی بہت پسند کیا اور ڈیمانڈ آنے لگی کہ اس کام کو مزید بڑھایا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات خدائی تصرف کا منہ بولتا ثبوت ہیں جو حقائق پر مشتمل ہیں۔ ڈائریکٹ دل پر اثر کرتی ہیں اور انسان اس کے پڑھنے سے تسکین پاتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کی کوشش کرنے لگتا ہے، جو کہ انسان کی تخلیق کا اصل مقصدِ حیات ہے۔

محترم سیفی صاحب قدرتی طور پر ایک شاعر تھے۔ اردو شاعری احمدیت کے نام وقف تھی۔ جس کا اظہار وہ ’’روزنامہ الفضل‘‘ کے ذریعہ احباب کے سامنے پیش کرتے تھے۔ ان کے مجموعے کتابی شکل میں بھی شائع ہوئے۔

سیرالیون میں آکر مشن ہاؤس میں بیٹھ کر انگریزی زبان میں شاعری کا بحر کھل گیا۔ روزانہ ایک دو نظمیں کہہ دیتے۔ آپ نے سینکڑوں نظمیں کہہ ڈالیں جن کی ان کو داد دینی پڑتی ہے۔ سب نظموں کا رخ تبلیغ ہی تھا۔ سیفی صاحب زندگی کے ہر لحہ کو قیمتی سمجھتے تھے اور اس کو صحیح رنگ میں استعمال کرتے۔ وہ ہرفن مولا تھے، بغیر کسی تیاری کے بھی موضوع پر گھنٹوں تقریر کر سکتے تھے۔ ہر محفل میں اپنی زبان اور کلام کی وجہ سے توجہ کا مرکز بن جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بے شمار خوبیوں سے نوازا تھا اور وہ خوبیوں کا استعمال بھی جانتے تھے۔ سیفی صاحب تاریخ اسلام اور تاریخ احمدیت پر گہری نظر رکھتے تھے۔ اس لیے ان کے سامنے تقریر کرتے ہوئے بڑا سوچنا پڑتا تھا۔ لیکن وہ ہمیشہ دلجوئی کرتے اور کہتے تم لوگ جامعہ احمدیہ کے تیارشدہ مبلغ ہو، مزید محنت کرو۔ مضامین کی تصحیح بھی فرما دیتے اور کہتے ایسا نہ لکھو جو سارا مجھے ہی ٹھیک کرنا پڑے، ورنہ تو وہ میرا مضمون ہو جائے گا۔

مبلغین کی رپورٹس پر تبصرہ کرتے اور مرکز کو بھجوا دیتے۔ ادھر حضرت مرزا طاہر احمد وکیل التبشیر تھے۔ وہ تو ہر رپورٹ کو بہت باریک بینی سے پڑھتے اور راہنمائی کرتے۔ وہ سمجھتے کہ ملک میں آٹھ مبلغین ہیں تو ان کی بیعتوں کی تعداد اتنی تھوڑی کیوں ہے۔

تائید و نصرت: ایک مبلغ تائید الٰہی سے ہی اپنی زندگی گزار رہا ہوتا ہے لیکن بعض اوقات تائید و نصرت کا اظہار اللہ تعالیٰ معجزانہ رنگ میں دکھاتا ہے۔ ایک دفعہ ہم tombodu احمدیہ سیکنڈری سکول کی بورڈ آف گورنرز کی میٹنگ کے لیے گئے۔ میٹنگ سے واپسی پر ایک دریا کے پل کو کراس کرنے لگے تو کار اچانک رک گئی۔ نیچے نظر دوڑائی تو خوفناک منظر دیکھنے کو ملا۔ کار کے دو پچھلے پہیے پھنس چکے تھے، نکلنے کا کوئی رستہ نہیں تھا۔ اچانک سات آٹھ مزدور ظاہر ہوئے جو اس پل کے پاس دریا سے ڈائمنڈ نکالنے کے لیے digging کر رہے تھے۔ انہوں نے ہمیں کار سے نکالا۔ پھر کار کو اٹھا کر ٹریک پر ڈالا اور بتایا کہ شکر کرو، بہت بڑے حادثہ کا شکار ہونے سے بچ گئے ہو۔ لگتا ہے تم میں کوئی بہت نیک انسان ہے

اسی طرح ایک دفعہ ہم ’’دارو‘‘ میں مکرم عبدالسلام ظافر کے پاس جانے لگے تو رستہ میں رات پڑ گئی۔ سڑک بھی کچی آ گئی، ارد گرد گھنے جنگل تھے، ہر طرف گھپ اندھیرا تھا، آبادی کا نام ونشان نہ تھا۔ اتنے میں گاڑی سست رفتاری کا شکار ہو گئی۔ ڈرائیور نے کار کھڑی کر لی اور انجن دیکھنے لگا۔ radiator میں پانی ڈالا، گاڑی اسٹارٹ کی اور چل پڑا۔ تھوڑی دور جا کر پھر رک گئی۔ جنگل مزید گھنے ہو گئے۔ سڑک بھی مزید خراب نظر آنے لگی۔ دارو دور سے دور تر دکھائی دینے لگا۔ ڈرائیور نے مزید پانی ڈالا تو وہ بھی غائب ہو گیا۔ کہنے لگا کہ head gasicot اڑ گئی ہے۔ انجن آئل اور پانی گھل مل گئے ہیں جس کی وجہ سے کار نہیں چل سکتی۔ اندھیرے میں کار ایک جگہ پارک کی اور کسی لوکل بس کا انتظار کرنے لگے۔ علاقہ بڑا اجنبی تھا خطرہ تھا کہ کہیں ڈاکو نہ آ جائیں۔ دعاؤں کا سہارا تھا۔ اتنے میں ایک poda poda آیا۔ ہم اس میں گھس گئے اور سوار ہوئے۔ محترم سیفی صاحب کے لیے مشکل تھا۔ ہم اچکن اور پگڑیوں میں تھے۔ ڈرائیور نے ہمیں تسلی دی اور فرنٹ سیٹ دے دی اور دارو پہنچا دیا۔ ظافر صاحب اور ان کی بیگم انتظار میں فکرمند تھے۔ لیٹ پہنچنے کی کہانی سن کر کہنے لگے۔ الحمدللہ آپ بخیریت پہنچ گئے ورنہ یہ رستہ تو بہت خطرناک ہے۔

ڈرائیور اور کار کو لوکل مکینک رسہ باندھ کر کھینچ کر لائے اور گاڑی کا انجن مرمت کیا اور کار کو چلنے کے قابل بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اسباب پیدا کیے اور اپنی مدد سے منزل تک پہنچایا۔

1980ء تک سیفی صاحب کی کاوش سے سیرالیون مشن کے حالات نارمل ہو گئے تو مرکز نے محترم مولانا محمد صدیق گورداسپوری کو بطور امیر سیرالیون بھجوایا۔ محترم سیفی صاحب نے ان کو چارج دیا اور الوداع ہوئے اور مرکز میں واپسی ہوئی۔

محترم سیفی صاحب ایک منجھے ہوئے صحافی بھی تھے۔ آپ کو ’’روزنامہ الفضل‘‘ کا ایڈیٹر مقرر کیا گیا۔ ان دنوں جماعتی حالات اور ملکی قوانین کے تحت الفضل چلانا کافی دشوار ہو رہا تھا۔ آپ نے بڑی ہمت، حکمت اور کامیابی سے اس کو جاری رکھا۔

محترم سیفی صاحب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبہ جمعہ کو اخبار کی زینت بناتے اور اس کام کو وہ بڑی محنت سے مکمل کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہوتے۔ یہی ان کا خلافت سے محبت کا بڑا ثبوت تھا۔

محترم مولانا سیفی صاحب کو جلسہ سالانہ ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی تقاریر کا انگریزی زبان میں ترجمہ کرنے کی بھی سعادت حاصل ہوئی

محترم سیفی صاحب پر بوجہ ایڈیٹر ’’روزنامہ الفضل‘‘ بہت سے مقدمے کھڑے ہوئے اور بڑھاپے میں اسیر راہِ مولیٰ ہوئے۔ آپ کے گروپ میں مولانا آغا سیف اللہ صاحب، مکرم مولانا محمد الدین ناز صاحب، محترم قاضی منیر صاحب اور چوہدری ابراہیم صاحب تھے۔

مختصر یہ کہ محترم سیفی صاحب اپنے جنون، عشق اور لگاؤ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوئے۔ حضرت سیدنا مصلح موعودؓ کی ہدایات کے مطابق میدانِ عمل میں جدوجہد کی اور اس میں سرخرو ہوئے۔ اپنی تمام صلاحیتوں اور توانائیوں کو استعمال کیا اور جماعت میں مولانا نسیم سیفی صاحب کہلائے۔ آپ کی زبان اور قلم بڑی تیزی سے چلتی تھی، مطالعہ بہت گہرا اور وسیع تھا، اس لیے اعتماد بھی غضب کا تھا۔ بڑی جرات سے گفتگو فرماتے۔ پیغامِ حق پہنچانے کا سلیقہ آتا تھا۔ آپ تو ٹیلیفون پر بھی جو کال آتی اس کو پیغامِ حق پہنچا کر ہی دم لیتے تھے اور اس کا ایڈریس لے کر اسی وقت لٹریچر کا بنڈل بنا کر پوسٹ کروا دیتے تھے۔

اللہ تعالیٰ سیفی صاحب کو غریقِ رحمت فرمائے نیز تمام مبلغین کو خلفاء کی ہدایات کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالنے کی توفیق دے اور احمدیت کا شجر ساری دنیا کو اپنی ٹھنڈی چھاؤں تلے لے آئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیے ہوئے وعدے جلد پورے ہوں۔ آمین

☆...☆...☆

رفاقت احمد ڈوگر، انچارج رقیم پریس غانا

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

جماعت احمدیہ، عالمگیر غلبہ اسلام اور پرنٹنگ پریس

قسط سوئم

احمدیہ پرنٹنگ پریس

2007-2008ء کے دوران جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا تذکرہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’پھر احمدیہ پرنٹنگ پریس ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الہامِ الٰہی کے مطابق اسلامی تعلیمات کو ہر ملک میں اور ہر قوم میں پہنچانے سے متعلق اپنی بعثت کے مقصد کو اس طرح بیان فرمایا ہے کہ:

’’اِس وقت جو ضرورت ہے وہ یقیناً سمجھ لو کہ سیف کی نہیں بلکہ قلم کی ہے۔ ہمارے مخالفین نے اسلام پر شبہات واجب کیے ہیں اور مختلف سائنسوں اور مکائد کی رُو سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا ہے۔ اِس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنسی اور علمی ترقی کے میدانِ کارزار میں اُتروں اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں۔ میں کب اس میدان کے قابل ہو سکتا تھا؟ یہ سب صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی بے حد عنایت ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے جیسے عاجز انسان کے ہاتھ سے اس کے دین کی عزت ظاہر ہو اور خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا کہ میں ان خزائن مدفونہ کو اس دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جو اِن درخشانِ جواہرات پر تھوپا گیا ہے اُس سے اُن کو پاک اور صاف کروں۔ خدا تعالیٰ کی غیرت اِس وقت بڑے جوش میں ہے کہ قرآن شریف کی عزت کو ہر ایک خبیث کے داغ اعتراض سے منزّہ اور مقدس کرے۔‘‘

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کام کو پریس کے ذریعہ سے آگے لے جایا جا رہا ہے۔ جو کتب، لٹریچر آپ نے شائع فرمایا، اُسی لٹریچر کو بنیاد بناتے ہوئے جماعت احمدیہ کا لٹریچر آگے مختلف پمفلٹ یا دوسری صورتوں میں شائع ہو رہا ہے۔ اب مختلف ممالک میں اس کے لیے پریس کھولے گئے ہیں۔ اس وقت تک کُل گیارہ ممالک میں ہمارے پریس کام کر رہے ہیں جو رقیم پریس انگلستان کی نگرانی میں افریقہ کے آٹھ ممالک میں ہیں، جن میں غانا، نائیجیریا، تنزانیہ، سیرالیون، آئیوری کوسٹ، کینیا، گیمبیا اور بورکینافاسو ہیں۔ اور مختلف جماعتوں میں یہ لٹریچر شائع ہو رہا ہے۔ اسی طرح لندن میں پریس کام کر رہا ہے۔ لندن سے شائع ہونے والی کتب کی جو تعداد ہے وہ دو لاکھ چالیس ہزار پانچ سو (2,40,500) ہے۔ جبکہ افریقہ کے ممالک میں طبع ہونے والی کتب کی تعداد چار لاکھ تینتالیس ہزار (4,43,000) ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے افریقہ میں جو پریس لگے ہیں، بڑی جدید مشینری کے ساتھ لگائے گئے ہیں۔ جن کو مزید اپ ڈیٹ (Update) کرنے کی ضرورت تھی اُن کو مزید نئی مشینری مہیا کی گئی ہے۔

کینیا میں پریس نہیں تھا اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں پریس شروع ہو گیا۔ سواحیلی زبان میں وہاں لٹریچر چھپتا ہے۔ غانا میں پریس کی نئی بلڈنگ بن گئی اور بڑا وسیع پریس بن گیا اور کام ہو رہا ہے۔ تنزانیہ پریس کے لیے نئی عمارت بن رہی ہے۔ قادیان میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیا پرنٹنگ پریس بن رہا ہے۔

2009ء اور 2010ء کے دوران جماعت احمدیہ عالمگیر پر ہونے والے بے انتہا احسانات کا روح پرور تذکرہ، احمدیہ پرنٹنگ پریسز

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو جو پرنٹنگ پریس لگانے کی توفیق ملی ہے یہ بھی اشاعت اسلام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعثت کے مقاصد میں سے تھا۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان، ہندوستان سمیت دنیا کے گیارہ ممالک میں جماعت کے اپنے پریس ہیں۔ آٹھ افریقی ممالک میں ہیں۔ ایک یہاں یوکے کا رقیم پریس ہے۔ گھانا کا پریس پہلے تو کافی کمزور تھا لیکن اب ماشاء اللہ بڑی ترقی کر گیا ہے۔ بلکہ وہاں ان کا شاید ایک ڈیلی نیوز پیپر بھی شائع ہوتا ہے۔ آئیوری کوسٹ میں پریس ہے۔ نائیجیریا میں ہے۔ ان ممالک میں پریس کام کر رہے ہیں۔

(جلسہ سالانہ برطانیہ 2010ء دوسرے روز کا خطاب، فرمودہ 31 جولائی 2010ء، مطبوعہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل 6 جولائی 2012ء)

2010 اور 2011ء کے دوران جماعت احمدیہ عالمگیر پر ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا احسانات کا روح پرور تذکرہ، احمدیہ پرنٹنگ پریس

اس وقت رقیم پریس انگلستان کی نگرانی میں افریقہ کے آٹھ ممالک، غانا، نائیجیریا، تنزانیہ، سیرالیون، آئیوری کوسٹ، کینیا، گیمبیا اور برکینافاسو میں ہمارے پریس کام کر رہے ہیں۔ اس سال رقیم پریس لندن سے طبع ہونے والے کتب و رسائل کی تعداد دو لاکھ پندرہ ہزار تین سو اڑتالیس ہے۔ الفضل انٹرنیشنل بھی اب یہیں سے شائع ہوتا ہے۔ افریقہ کے ممالک میں طبع ہونے والے مختلف کتب و رسائل کی تعداد جو ہمارے پریس سے شائع ہوئیں، وہ پانچ لاکھ تین ہزار سے اوپر ہے۔ گھانا پریس کو نئی مشینری گئی ہے۔ نیا پریس لگا ہے اور اللہ کے فضل سے جماعتی لٹریچر اور کتب کے علاوہ یہ باہر کا بھی کافی کام کر رہے ہیں۔ قومی اخبارات بھی یہاں سے شائع ہو رہے ہیں اور دونوں طرح یہ کافی اچھی آمد کا ذریعہ بھی ہے۔ اسی طرح بعض دوسرے پریس ہیں۔

(جلسہ سالانہ برطانیہ 2011ء دوسرے روز کا خطاب، فرمودہ 23 جولائی 2011ء، مطبوعہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل 10 اگست 2012ء)

2011-2012ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں کا ایمان افروز تذکرہ، احمدیہ پرنٹنگ پریس

احمدیہ پرنٹنگ پریسز جو دنیا کے مختلف ملکوں میں ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام کر رہے ہیں۔ اور اس سال فضل عمر پریس قادیان جو ہے اس کو تو نئی مشینیں بھجوائی گئی ہیں اور وہاں حضرت مسیح موعودؑ کی کتابیں اور دوسری کتابیں بہت عمدہ شائع ہو رہی ہیں بلکہ آرٹ بائنڈنگ اور دوسری امبوسنگ وغیرہ کی سب مشینیں وہاں ہیں اور تقریباً اسی پچاسی بلکہ نوے فیصد کام وہیں ہو رہا ہے۔

(جلسہ سالانہ برطانیہ 2012ء دوسرے روز کا خطاب، فرمودہ 8 ستمبر 2012ء، مطبوعہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل 9 اگست 2013ء)

2012ء اور 2013ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کا ایمان افروز تذکرہ، پرنٹنگ پریس

پرنٹنگ پریسز کے ذریعہ سے جو کام ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے رقیم پریس لندن کے تحت چار لاکھ چودہ ہزار کتب و رسائل کی طباعت ہوئی۔ گزشتہ سال کی نسبت یہ دوگنی تعداد ہے۔ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل بھی یہاں سے چھپتا ہے، اس کے علاوہ چھوٹے پمفلٹس وغیرہ۔ اسی طرح بعض رسالے بھی یہ پریس سے چھپوا کر اس کو بائنڈ وغیرہ کرواتے ہیں۔ افریقن ممالک کے پریس ہیں، اس میں اس سال آٹھ لاکھ پینسٹھ ہزار کے قریب لٹریچر تیار ہوا۔ جن ممالک کے پریسز (Presses) کو وسعت دی گئی ہے ان میں اس سال اللہ کے فضل سے فضل عمر پریس قادیان میں کافی وسعت دی گئی ہے۔ ایک دو کلر کی مشین بھی بھجوائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی مشینیں وہاں گئی ہیں۔ اسی طرح نائیجیریا، گھانا اور گیمبیا کے پریس بھی مزید بہتر ہوئے ہیں۔

(جلسہ سالانہ برطانیہ 2013ء دوسرے روز کا خطاب، فرمودہ 31 اگست 2013ء، مطبوعہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل 10 جنوری 2014ء)

جلسہ سالانہ برطانیہ 2014ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دوسرے دن 30اگست کے خطاب کا خلاصہ

قادیان پریس

اسی طرح لندن کے علاوہ قادیان سے مختلف ممالک کے لائبریریوں کے لئے بھی قادیان سے 50ہزار سے زائد کی تعداد میں کتب مختلف ممالک میں بھجوائی گئیں۔قادیان کا پریس بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام کر رہا ہے۔

رقیم اور افریقن پریس

رقیم پریس اور افریقن پریس کے ذریعے چھپنے والی کتب اور رسائل کی تعداد 4لاکھ 90ہزار ہے اور یہاں لندن سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کام ہو رہا ہے اور افریقہ کے آٹھ ممالک گھانا، نائیجیریا، سیرالیون، گیمبیا ،آئیوری کوسٹ، برکینافاسو، کینیا اور تنزانیہ میں یہ پریس کام کر رہے ہیں۔

(جلسہ سالانہ برطانیہ 2014ء دوسرے روز کا خطاب، فرمودہ 30اگست 2014ء، مطبوعہ روزنامہ الفضل 8 ستمبر 2014ء)

جماعت احمدیہ یوکے کے 49ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 22اگست 2015ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی، آلٹن میں دوسرے دن بعد دوپہر کا خطاب

رقیم پریس اور افریقن ممالک کے احمدیہ پریس

رقیم پریس اور افریقن ممالک کے جو مختلف احمدیہ پریس ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال رقیم پریس لندن کے ذریعہ چھپنے والی کتب کی تعداد دو لاکھ نوے ہزار سے اوپر ہے۔ الفضل انٹرنیشنل، چھوٹے پمفلٹ، لیف لیٹ اور جماعتی دفاتر کی سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

فارنہام (Farnham) میں رقیم پریس کے لئے ایک نئی عمارت خریدی گئی ہے اِن شَآءَ اللّٰہ یہ اسلام آباد سے وہاں شفٹ ہو جائے گا۔

افریقن ممالک کے پرنٹنگ پریس بھی کام کر رہے ہیں جن میں گھانا، نائیجیریا، سیرالیون، گیمبیا، آئیوری کوسٹ، برکینافاسو، کینیا اور تنزانیہ شامل ہیں۔ اس سال وہاں جو لٹریچر طبع ہوا ہے اس کی تعداد دس لاکھ پچاسی ہزار ہے۔

فضل عمر پریس قادیان کے لئے جدید اور تیز رفتار بائنڈنگ اور فولڈنگ مشین خرید کر بھجوائی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں اس مشین کے ذریعہ سے کام ہو رہا ہے۔ گیمبیا میں پہلا جدید کمپیوٹرائزڈ پریس سسٹم لگایا گیا۔

جلسہ سالانہ 2017ء کے دوسرے دن بعد دوپہر کے خطاب میں فرمایا:"رقیم پریس یوکے کے ذریعہ چھپنے والی کتب کی تعداد اس سال چھ لاکھ چھبیس ہزار تین سو تیس ہے۔الفضل انٹرنیشنل، جماعتی رسائل اور میگزین، پمفلٹس، لیف لیٹس، جماعتی دفاتر کی سٹیشنری وغیرہ اس کے علاوہ ہے۔افریقہ کے نو ممالک میں جماعت کے پریس کام کر رہے ہیں۔ جو کتب شائع ہوتی ہیں انہیں مختلف جماعتوں اور ممالک میں بھجوایا جاتا ہے، اس سال لندن سے مختلف 52 زبانوں میں تین لاکھ پانچ سو سے زائد تعداد میں ساڑھے چار لاکھ سے زائد مالیت کی کتب دنیا کے مختلف ممالک کو بھجوائی گئیں۔قادیان سے بیرونی ممالک کو کتب بھجوائی جاتی ہیں۔ دوران سال قادیان سے بیرونی ممالک کی لائبریریز اور دیگر ضروریات کے لیے اڑتالیس ہزار سے زائد کتب بھجوائی گئیں۔"

(الفضل انٹرنیشنل 14 ستمبر 2018ء صفحہ 14- جلد 25، شمارہ 37)

خطاب حضور فرمودہ 04 اگست 2018ء بر موقعہ جلسہ سالانہ یوکے 2018ء

رقیم پریس یُوکے اور احمدیہ پرنٹنگ پریسز افریقہ

رقیم پریس یُوکے اور احمدیہ پرنٹنگ پریس افریقہ جتنے بھی ملکوں میں ہیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے رقیم پریس یُوکے میں اس سال چھپنے والی کل تعداد کتب کی کل تعداد چھ لاکھ چھبیس ہزار تین سو تیس ہے۔ الفضل انٹرنیشنل، جماعتی رسائل اور میگزین، پمفلٹس، لیف لیٹس، جماعتی رسائل اور سٹیشنری وغیرہ اس کے علاوہ ہے۔

احمدیہ پرنٹنگ پریس افریقہ جو رقیم پریس کی نگرانی میں افریقہ کے نو ممالک میں غانا، نائیجیریا، تنزانیہ، سیرالیون، آئیوری کوسٹ، کینیا، گیمبیا، برکینافاسو، بینن میں کام کر رہے ہیں اور مجموعی طور پر تین لاکھ چھبیس ہزار تین سو تیس کتب شائع کی ہیں۔رسالے اس کے علاوہ ہیں۔اخبارات اور تبلیغی لٹریچر کی تعداد اکانوے لاکھ ساٹھ ہزار ہے۔ اور اللہ کے فضل سے وہاں بھی ہمارے یہ پریس مشہور ہو رہے ہیں۔

/112/08/03/https://www.alfazl.com/2019

3۔مکرم سلطان احمد ڈوگر صاحب (سابق مینجر ضیاء الاسلام پریس۔)

22/جنوری 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآاِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نے 1970ء سے صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے مختلف دفاتر میں خدمت کی توفیق پائی۔مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے ناظم مال کے علاوہ اپنے حلقہ میں زعیم انصاراللہ اور نائب صدر محلہ کے طور پر بھی خدمت بجالاتے رہے۔ 2006ء میں بطور مینجر ضیاء الاسلام پریس ربوہ ریٹائرڈ ہوئے۔اس دوران آپ کو مخالفین کی جانب سے متعدد مقدمات کا سامنا کرنا پڑا اور کئی مرتبہ اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔آخری مرتبہ تو گرفتاری کے بعد ان پر دہشت گردی کا مقدمہ بھی بنادیا گیا۔آپ نے شوگر کی بیماری کے باوجود بہت حوصلہ اور صبر سے اپنی اسیری کے ایام گزارے۔ بہت شفیق، ہمدرد، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعودعلیہ السلام سے والہانہ لگاؤ تھا۔مرحوم موصی تھے۔آپ مکرم رفاقت احمد ڈوگر صاحب (انچارج رقیم پریس غانا) کے والد تھے۔

/3548/25/06/https://www.alfazl.com/2019

غانا میں جدید پرنٹنگ پریس کی تنصیب

حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے مقاصد یعنی "تکمیل اشاعت ہدایت" کے لیے اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ وَاِذَاالصُّحُفُ نُشِرَتْ کے مطابق ہمیشہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی جماعت کو نت نئی ایجادات اور ترقیات سے نوازتا رہتا ہے۔

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام فرماتے ہیں:

"اور نشر صحف سے اس کے وسائل یعنی پریس وغیرہ کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی قوم کو پیدا کیا جس نے آلات طبع ایجاد کیے۔دیکھو کس قدر پریس ہیں جو ہندوستان اور دوسرے ملکوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے تاوہ ہمارے کام میں ہماری مدد کرے اور ہمارے دین اور ہماری کتابوں کو پھیلائے اور ہمارے معارف کو ہر قوم تک پہنچائے تاوہ ان کی طرف کان دھریں اور ہدایت پائیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 473)

اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جرمنی کے ایک مخلص احمدی خاندان کے افراد مکرم رانا شہزاد خان اور ان کے بھائی مکرم رانا مسعود ارشد خان صاحب کو ایک مکمل جدید پریس کی مشینری رقیم پریس غانا کو پیش کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ اس جدید مشینری جس میں کمپیوٹر سے پلیٹ بنانے والی مشین، کمپیوٹرائزڈ پانچ یونٹ پر مشتمل پرنٹنگ مشین، کمپیوٹرائزڈ کٹنگ مشین کے علاوہ فولڈنگ و کولیٹنگ مشینیں بھی شامل ہیں۔

ان مشینوں کی آمد کے بعد رقیم پریس غانا کا شمار افریقہ کے پریسوں میں جدید ترین پریس کے علاوہ غانا کے جدید ترین پریسوں میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب رقیم پریس غانا ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں لٹریچر بہت ہی کم وقت میں پرنٹ کر سکتا ہے۔

ان تمام مشینوں کو چلانے کے لیے ایک ٹریننگ پروگرام رکھا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت مکرم مظفر احمد ملک صاحب انچارج رقیم پریس یوکے کی نگرانی میں رقیم پریس غانا میں افریقہ کے احمدیہ پریسوں کے لیے ایک جامع ٹریننگ پروگرام کی منظوری عطا فرمائی۔

پروگرام کے لیے یورپ اور افریقہ بھر سے نمائندگان غانا پہنچے۔ مہمانوں کے قیام وطعام کا انتظام احمدیہ مسلم مشن ہاوس تیما میں کیا گیا تھا۔ 29/مارچ تا 10 اپریل 2019ء کو منعقد ہونے والے اس پروگرام میں 10 ممالک سے 20 نمائندگان نے شرکت کی۔

اس ٹریننگ پروگرام میں شاملین کو پرنٹنگ کے تین شعبہ جات (Pre Press,Press,Post Press(Finishing کی ٹریننگ مختلف سیشنز میں دی گئی۔اور تمام شاملین نے پرنٹنگ کے شعبہ میں اپنے تجربات کا ایک دوسرے سے تبادلہ بھی کیا اور ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بہت سے نئے تکنیکی نکات سیکھے۔

اس ٹریننگ پروگرام کے دوران شاملین کو جماعت کے مختلف اداروں اور تاریخی مقامات کا دورہ بھی کروایا گیا۔ 10 اپریل 2019ء

کو اس پروگرام کا اختتام ہوا۔ مکرم ملک مظفر احمد صاحب نے جماعت احمدیہ غانا کی روایت کے مطابق خصوصی طور پر تیار کردہ مفلر جس پر احمدیہ مسلم مشن غانا تحریر شدہ تھا تمام شاملین میں تقسیم کیے۔

اللہ تعالیٰ اس پروگرام کو جماعت کے لیے بابرکت فرمائے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر قیادت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

(رپورٹ رفاقت احمد ڈوگر، انچارج رقیم پریس غانا)

https://www.alfazl.com/2019/12/07/4082/

مکرم صفی الرحمٰن خورشید سنوری صاحب

دوسری ایک افسوسناک خبر ہے کہ ہمارے پرانے مشنری صفی الرحمٰن خورشید صاحب جو افریقہ میں بھی اور جگہوں پر بھی مبلغ رہے ہیں اور پھر نصرت آرٹ پریس کے مینیجر تھے۔ ابن حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری صاحب۔ 16؍ستمبر کو 75 سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک کی وجہ سے وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ ان کا میں جنازہ غائب ابھی پڑھاؤں گا۔

آپ حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے تھے۔ صفی الرحمٰن خورشید صاحب کے والد بھی واقفِ زندگی تھے اور حضرت مصلح موعودؓ کی ہدایت پر سندھ کی زمینوں پر انہوں نے خدمات انجام دیں۔ صفی الرحمٰن صاحب کی ابتدائی تعلیم ربوہ میں تھی۔ پھر ان کی والدہ نے ایک خواب دیکھی جس کی بنا پر 1961ء میں یہ جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے اور 1970ء میں شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ ان کی دو بیویاں تھیں۔ پہلی بیوی سے ان کی ایک بیٹی اور دوسری بیوی سے کوئی اولاد نہیں ہے۔ ان کی بیٹی بھی یہیں رہتی ہیں، روشن آرا، جمیل احمد صاحب کی اہلیہ ہیں۔ جامعہ پاس کرنے کے بعد صفی الرحمٰن صاحب کچھ عرصہ ربوہ میں مرکزی دفاتر میں رہے۔ اس کے بعد چکوال میں مربی رہے اور وہاں ایک سال تک صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت حکیم عبداللہ صاحب کے ساتھ مل کر انہوں نے خدمت کی توفیق پائی۔ 1972ء میں ان کو سیرالیون بھیج دیا گیا اور کہتے ہیں کہ افریقہ روانگی کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے یہ ہدایت فرمائی کہ افریقن سے محبت کرتے رہنا اور کہتے ہیں کہ اس نصیحت کو میں نے پلّے باندھا۔ پھر ایک دفعہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی نصرت کا اپنا ایک واقعہ بیان کیا۔ کہتے ہیں کہ سیرالیون میں دور دراز کے علاقے میں لمبا پیدل اور کشتی پر سفر کر کے شام کے وقت ایک آبادی میں پہنچے اور ایک بوڑھے افریقن احمدی بھی ان کے ساتھ تھے۔ وہاں پہنچے تو گاؤں کا چیف وہاں موجود نہیں تھا لہٰذا ان کے جو اصول ہیں، روایات ہیں اس کے مطابق چیف امام کے پاس گئے۔ چیف امام نے بات سننے سے انکار کر دیا اور گاؤں سے نکال دیا۔ رات ہو رہی تھی، کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔ واپس چل پڑے۔ تھوڑی دور گاؤں سے جنگل کا علاقہ شروع ہو جاتا تھا اور وہاں ایسا علاقہ تھا جہاں سمندر کی یا دریا کی پانی کی لہریں بھی آ جایا کرتی تھیں۔ کہتے ہیں ہم چل رہے تھے، بڑے پریشان تھے تو ایسے وقت میں ایک طرف سے ایک آدمی نے آواز دی جو اونچی جگہ پر بیٹھا ہوا تھا اور پھر اس نے ہمیں اپنے جھونپڑے میں پناہ دے دی۔ کچھ دیر کے بعد پھر کچھ آوازیں آنا شروع ہوئیں، لوگ بلا رہے تھے ہمیں اور قریب آئے تو پتا لگا کہ کہہ رہے تھے کہ چیف امام نے تمہیں واپس بلایا ہے کیونکہ جب سے اس نے تمہیں نکالا ہے تمہارے جاتے ہی اس کے سر میں شدید درد شروع ہوگئی ہے۔ اس پر اس نے کہا ہے کہ بلا کے لاؤ شاید ان کی وجہ سے میرے سر میں درد ہے۔ بہرحال یہ واپس گئے، اس نے سارے گاؤں والوں کو جمع کیا اور کہتے ہیں وہاں رات کو ہم نے تبلیغ کی۔ دس بارہ لوگوں نے احمدیت قبول کر لی اور کہتے ہیں چیف امام کی سردرد کے لیے ہم نے سورۂ فاتحہ کا دَم کیا تو وہ بھی اللہ کے فضل سے ٹھیک ہوگیا اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے خود ان کی رہائش کا بھی انتظام کر دیا اور نہ صرف یہ بلکہ بیعتیں بھی عطا فرما دیں۔

وہاں ان کو سیرالیون میں پرنٹنگ پریس جاری کرنے کا شروع کرنے کا بھی موقع ملا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے وہاں خاص مشینیں بھجوائیں جو وہاں لگائی گئیں۔ اس زمانے میں پہلے وہاں پریس کامیاب نہیں ہو رہا تھے۔ بہرحال انہوں نے اس کو بڑی کامیابی سے چلایا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اس پریس کی وجہ سے ان کی کافی تعریف کیا کرتے تھے۔ پھر اس کے بعد ان کا تقرر نائیجیریا میں ہوگیا۔ وہاں بھی انہوں نے جماعت کا پریس جاری کیا اور بڑی کامیابی سے چلایا بلکہ اس دوران میں ایک حادثہ بھی پیش آیا کہ کام کرتے کرتے پریس کی مشین میں آ کے ان کی ایک انگلی کٹ گئی، اور بڑا علاج کرایا لیکن ٹھیک نہیں ہوتی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو جب پتا لگا تو آپؒ نے ان کو کہا کہ لندن آ کر علاج کرواؤ اور پھر اللہ کے فضل سے یہ ٹھیک بھی ہوگئی۔ پھر رقیم پریس جب یہاں قائم ہوناتھا۔ یہ یہاں تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا کہ تم یہاں یہ پریس لگانے کی کوشش کرو اور جو کمیٹی تشکیل دی اس میں مصطفیٰ ثابت صاحب اور مبارک ساقی صاحب بھی شامل تھے۔ اس میں ان کو بھی شامل کیا اور پھر یہاں اس وقت سے پریس بھی اللہ کے فضل سے چل رہا ہے۔

سترہ سال ان کو افریقہ کے ممالک میں سیرالیون اور نائیجیریا میں خدمت کی توفیق ملی۔ پھر 1988ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے دورۂ افریقہ کے دوران ان کو فرمایا کہ کیمرون جاؤ، وہاں جماعت شروع کرو۔ چنانچہ بڑی مشکلوں سے ان کو ویزہ ملا۔ یہ وہاں گئے اور ایک ماہ تک کیمرون میں رہے اور وہاں تبلیغ کے مواقع بھی پیدا ہو گئے۔ ریڈیو پر آپ کے انٹرویو شائع ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے دورے کے دوران ایک خاندان نے بیعت کی توفیق بھی پائی۔ 1988ء میں یہ واپس پاکستان آ گئے۔ پھر لاہور میں بطور مربی خدمت کی توفیق پائی۔ یہاں بھی مختلف مواقع پر جلسے پہ آیا کرتے تھے۔ پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں خدمات بجالاتے رہے مختلف۔ 1991ء سے نصرت آرٹ پریس کے مینیجر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ پھر کچھ عرصے سے سٹروک (stroke) کی وجہ سے بیمار تھے تو انہوں نے ریٹائرمنٹ بھی لے لی۔

اللہ تعالیٰ ان سے رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے درجات بلند کرے اور ان کی ایک بیٹی ہے اس کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے، اہلیہ کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 11؍اکتوبر 2019ء صفحہ 5 تا 10)

وَسِّعۡ مَکَانَکَ (تذکرہ)

3جنوری 2020ء

تقریباً بارہ بجے حضورِ انور یہاں سے نکل کر اپنی سواری میں تشریف فرما ہوئے اور قافلہ رقیم پریس کے لیے روانہ ہوا۔ حضورِ انور نے رقیم پریس کی عمارت میں پہنچ کر رقیم پریس، ایڈیشنل وکالت تصنیف، عربی ڈیسک اور چائنیز ڈیسک کے دفاتر کا معائنہ فرمایا اور وہاں موجود احباب سے گفتگو فرمائی۔

https://www.alfazl.com/2020/01/03/12215/

(جاری ہے)

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

کو مشورہ دینے کے لئے جمع ہوئے ہیں، اُتنی زیادہ سوچ بچار اور دعا کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ یہ شخص مجھے پسند ہے تو اُسے ووٹ دیا جائے۔ یا فلاں میرا عزیز ہے تو اُسے ووٹ دیا جائے۔ یا فلاں میرا برادری میں سے ہے، شیخ ہے، جٹ ہے، چوہدری ہے، سیّد ہے، پٹھان ہے، راجپوت ہے، اس لئے اُس کو ووٹ دیا جائے۔ کوئی ذات پات عہدیدار منتخب کرنے کی راہ میں حائل نہیں ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ جواب طلبی صرف عہدیدار کی نہیں کرتا کہ کیوں تم نے صحیح کام نہیں کیا۔ بلکہ ووٹ دینے والے بھی پوچھے جائیں گے کہ کیوں تم نے رائے دہی کا اپنا حق صحیح طور پر استعمال نہیں کیا۔

اللہ تعالیٰ نے آیت کے آخر میں یہ فرمایا کہ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیۡعًۢا بَصِیۡرًا کہ اللہ تعالیٰ بہت سننے والا اور گہری نظر رکھنے والا ہے۔ یہ ووٹ ڈالنے والوں کے لئے بھی ہے کہ اگر تمہیں کسی کے بارے میں صحیح معلومات نہیں تو خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ اے خدا! تیری نظر میں جو بہترین ہے، اُسے ووٹ ڈالنے کی مجھے توفیق عطا فرما۔ اور نیک نیتی سے کی گئی اس دعا کو خدا تعالیٰ جو سمیع و بصیر ہے، وہ سنتا ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بصیر بھی ہے۔ اُس کی تمہارے عملوں پر گہری نظر ہے۔ خدا تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ وہ دلوں کی پاتال تک سے واقف ہے۔ پس جب مومنین کی جماعت خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتے ہوئے عہدیدار منتخب کرتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ مومنین کا مددگار بھی ہو جاتا ہے۔ جماعتی نظام میں تو ہماری یہ روایت ہے کہ ہر کام سے پہلے ہم دعا کرتے ہیں، دعا سے کام شروع کرتے ہیں۔ انتخابات سے پہلے بھی دعا کروائی جاتی ہے۔ اگر خالص ہو کر اللہ تعالیٰ سے رہنمائی لیتے ہوئے انتخابات کی کارروائی کی جائے تو اللہ تعالیٰ پھر اپنے فضلوں اور برکتوں سے نوازتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 12 اپریل 2013ء)

(بحوالہ خطبات مسرور جلد 11 صفحہ 223،224)

سید ذیشان اقبال

کنڈول جھیل

دنیا کے مختلف ممالک کی طرح وطن عزیز پاکستان میں بھی بے شمار جھیلیں پائی جاتی ہیں۔ان میں کئی ایک ایسی جھیلیں بھی ہیں جو سیاحت کے حوالے سے دنیا بھر میں مشہور اور خوبصورتی میں اپنی مثال آپ ہیں۔ پاکستان کے شمالی پہاڑی علاقے دنیا کے خوبصورت ترین علاقوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ کوہساروں کی یہ حسین دنیا چھوٹی بڑی جھیلوں سے مالا مال ہے اور اسی لیے یہ بلند و بالا پہاڑ ہر سال لاکھوں سیاحوں کو اندرون اور بیرون ملک سے اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ اپنے خوبصورت ماحول کی بدولت بے شمار سیاح ان جھیلوں کی سیر کے لیے دوڑے چلے آتے ہیں۔ اس مضمون میں وطن عزیز کی ایک حسین جھیل ’’کنڈول جھیل‘‘ کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے۔

کنڈول جھیل پیارے وطن پاکستان کے خوبصورت علاقے سوات میں واقع ہے۔ وادی سوات اپنے بلند وباوقار پہاڑوں اور کوہساروں کے دلفریب نظاروں کی بدولت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔سوات کا شہر کالام دنیا بھر میں سیاحوں کی جنت کے طور پر جانا جاتا ہے۔ وادی سوات کے مشہور شہر مینگورہ سے کالام کا فاصلہ 96 کلومیٹر ہے جو قومی شاہراہ نمبر 95 کے ذریعے اڑھائی گھنٹوں میں بآسانی طے ہوجاتا ہے۔ کالام سے ایک سڑک اتروڑ کے قصبے کی طرف نکلتی ہے۔ کالام سے اتروڑ کم و بیش 17 کلومیٹر کا یہ فاصلہ زیادہ سے زیادہ 30 منٹ میں طے ہوجاتا ہے۔

کنڈول جھیل کا ٹریک اتروڑ سے نکلتا ہے۔ اتروڑ سے لدو گاؤں تک جیپ کے ذریعے رسائی ممکن ہے۔ لدو سے کنڈول جھیل تک پیدل سفر کرنا پڑتا ہے۔ لدو گاؤں نہ صرف کنڈول جھیل بلکہ دو اور خوبصورت جھیلوں ’’پرستان جھیل‘‘ اور ’’سپین خوار‘‘ جھیلوں کا بھی بیس کیمپ ہے۔ یہ مضمون چونکہ کنڈول جھیل کے بارے میں ہے لہٰذا ہم آخر الذکر دونوں جھیلوں سے صرف نظر کرتے ہوئے کنڈول جھیل کی جانب سفر کریں گے۔

سفر شروع کرنے سے قبل مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کنڈول جھیل کے بارے میں ابتدائی معلومات سے آگاہی حاصل کر لی جائے۔ کنڈول جھیل ایک الپائن جھیل ہے جو سطح سمندر سے 9950 فٹ سے زائد بلندی پر واقع ہے۔ رقبے کے لحاظ سے بھی یہ ایک بڑی جھیل شمار کی جاتی ہے۔ کنڈول جھیل کی لمبائی کم و بیش 1.5 کلومیٹر اور زیادہ سے زیادہ چوڑائی 800 میٹر کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اتروڑ سے جھیل کا فاصلہ کم و بیش 18 کلومیٹر ہے کنڈول جھیل اپنی خوبصورتیوں، دلکش ماحول اور حسین نظاروں کی وجہ سے ’’وادی سوات کی شہزادی‘‘ کہلانے کی مستحق ہے۔

شفاف پانیوں کی حامل اس جھیل پر رسائی کے لیے ہم لدو گاؤں سے پیدل سفر شروع کرتے ہیں۔ یہ کوئی باقاعدہ گاؤں نہیں اور نہ ہی یہاں آبادی ہے۔ سیاحتی موسم میں مقامی لوگ یہاں دکانیں سجا کر کمائی کا ذریعہ پیدا کر لیتے ہیں۔ اس مقام سے کنڈول جھیل کے علاوہ پرستان اور سپین خوار جھیلوں کے لیے راہنماء بھی مل جاتے ہیں جو مقامی لوگ ہی ہوتے ہیں۔ ان سے اجرت موقع پر طے کی جاتی ہے۔ حکومت کی طرف سے کوئی اجرت مقرر نہیں ہے۔

لدو سے جھیل کا فاصلہ تقریباً 07 کلومیٹر ہے۔ یہ راستہ قدرے دشوار لیکن بہت ہی خوبصورت، دلچسپ اور کوہساروں کی اونچی نیچی ڈھلوانوں سے آراستہ ہے۔ اسے ایک چھوٹی سی مہم جوئی کہا جاسکتا ہے جس میں کوہ نوردوں کے لیے دلچسپی کا وافر سامان موجود ہے۔ یہ پیدل سفر دو تا اڑھائی گھنٹوں میں بآسانی طے کیا جاسکتا ہے۔ تجربہ کار کوہ نورد یہی سفر ڈیڑھ گھنٹے میں بھی مکمل کر لیتے ہیں۔ سفر کرنے والے کی رفتار، صحت اور قوت ارادی پر منحصر ہے کہ وہ کتنے وقت میں یہ سفر مکمل کر پاتا ہے۔ بہتر ہے کہ آرام سے، اطمینان سے، علاقے کی خوبصورتی کو اپنی روح میں اتارتے ہوئے اور حسین یادگاریں محفوظ کرتے ہوئے سفر کیا جائے کیونکہ آپ کا مقصد سیر و سیاحت ہے نہ کہ کسی فرض کی بجا آوری۔

لدو گاؤں سے پیدل سفر کنڈول جھیل سے اترنے والی ندی کے ساتھ ساتھ شروع ہوتا ہے۔ کم و بیش آدھے گھنٹے کے سفر کے بعد ندی کے شوریدہ سر پانیوں کو ایک پل کے ذریعے پار کرنا پڑتا ہے اور یہ پل لکڑی کے ایک پھٹے پر مشتمل ہے۔ اس پل کی چوڑائی اسی قدر ہے کہ ایک وقت میں ایک ہی فرد اسے پار کرسکتا ہے۔

پل پار کرتے ہی دوسری طرف سر بلند پہاڑ کی ڈھلوان پر چڑھائی شروع ہوجاتی ہے۔ چڑھائی بتدریج اور آسان ہے۔ یہ راستہ ایک تنگ پگڈنڈی ہے جو کئی مقامات پر خود رو جھاڑیوں میں مستور ہے۔ بعض جھاڑیاں کانٹے دار بھی ہیں لہٰذا ان سے بچ کر چلیں تا کہ آپ اور آپ کے کپڑے محفوظ رہیں۔ پگڈنڈی کا اختتام ایک جنگل پر ہوتا ہے۔ اسے جنگل تو نہیں بلکہ درختوں کا جھنڈ کہنا زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ جنگل نما اس جھنڈ میں راستہ مسلسل بلند ہوتا چلا جاتا ہے۔ جیسے ہی جھنڈ پار کریں تو راستہ ایک ہموار میدان میں داخل ہوجاتا ہے جہاں مقامی لوگوں کی چھوٹی چھوٹی کھیتیاں لہلہاتی ہیں۔ چھوٹے سے رقبے پر پھیلا ہوا یہ زرعی میدان جلد ہی پار کر کے راستہ بڑے بڑے پتھروں اور چٹانوں میں چھپی ڈھلوانوں میں داخل ہوجاتا ہے۔ نشیب و فراز پر مشتمل اس چٹانی راستے کا سفر بھی ایک دلچسپ سفر ہے۔ ان چٹانوں کے آخر پر ایک شریف اور بے ضرر قسم کا گلیشیئر راہ میں آجاتا ہے۔ یہ گلیشیئر کنڈول جھیل سے نکلنے والی ندی پر پل کا کام دیتا ہے۔ بارش کے دوران اس پر پھسلن پیدا ہوجاتی ہے لیکن عام موسم میں اسے پار کرنا نہایت آسان ہے۔ اس گلیشیئر پل کے پار راستہ یک دم ایک ڈھلوان پر چڑھتا ہے۔ یہ بلندی بھی پتھروں اور چٹانوں سے آراستہ ہے۔

چند فٹ بلند اس ڈھلوان کو سر کرتے ہی جھیل سامنے آجاتی ہے۔ سرسبز خود رو پودوں کے درمیان چند قدم چل کر آپ کنڈول جھیل کے کناروں پر اتر جاتے ہیں۔ اطراف کے فلک بوس پہاڑوں کے درمیان سبزی مائل نیلے پانیوں کی کنڈول جھیل بلا شبہ ایک دلکش جھیل ہے جس کے کناروں پر اترتے ہی راستے کی دشواریاں بے معنی محسوس ہوتی ہیں۔ روح میں ایک تازگی اور سکون اتر جاتا ہے۔ طمانیت کی لہر سر سے پاؤں تک دوڑ جاتی ہے۔ کنڈول جھیل باقی دنیا سے الگ تھلگ ایک پرسکون اور خاموش مقام ہے۔

جھیل کے ابتدائی حصے میں پانی آس پاس کے پتھروں، سرسبز جھاڑیوں اور پانی میں موجود چٹانوں کے باعث مختلف رنگوں میں دکھائی دیتا ہے۔ جھیل کی اصل گہرائی چند قدم آگے جا کر شروع ہوتی ہے۔ ابتدائی حصے میں پانی کم گہرا (ایک تا دو فٹ) ہے۔ شوقین حضرات جو جھیل کے پانیوں میں اتر کر تصاویر بنوانا پسند کرتے ہیں وہ دس تا پندرہ قدم جھیل میں داخل ہو کر اپنا شوق پورا کر سکتے ہیں۔ اگر آپ جھیل کے پانیوں میں اترنا چاہتے ہیں تو یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ کنڈول جھیل کا برفیلا پانی چند لمحات میں بدن کا خون منجمد کرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔

جھیل پر ایک کینٹین بھی موجود ہے جہاں چائے، مشروبات، چپس اور اسی طرح کی دیگر اشیائے خورد و نوش دستیاب ہیں۔ ان کی قیمت عام بازار کے مقابلے میں دوگنی ہے۔ یہ کوئی اچنبھے کی بات نہیں کہ جھیل تک سامان خورد و نوش پہنچانا بہر حال ایک دشوار کام ہے۔ اس کینٹین کے علاوہ کنڈول جھیل پر کسی قسم کا مصنوعی پن نہیں۔ یعنی کنڈول جھیل اپنے قدرتی ماحول میں ہے اور اسی لیے یہ ہنستی، مسکراتی اور اپنے مہمانوں کو خوش آمدید کہتی نظر آتی ہے۔

کنڈول جھیل اور اس کا ماحول خوبصورتی میں اپنی مثال آپ ہے۔ اس جھیل پر زندگی کا ایک یادگار دن سیر و تفریح کی نذر کیا جاسکتا ہے۔ اس جھیل تک رسائی قدرے دشوار ضرور ہے لیکن تھوڑی سی ہمت کر کے ایک خوبصورت جھیل کو اپنی زندگی کا حصہ بنایا جاسکتا ہے۔

رپورٹ: انیس رئیس۔ نمائندہ الفضل آن لائن جاپان

جلسہ سیرت النبیؐ جماعت احمدیہ ملائیشیا

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ ملائیشیا نے مؤرخہ 31 اکتوبر 2021ء بروز اتوار نیشنل لیول پر ایک انتہائی کامیاب جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کرنے کی توفیق پائی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلیٰ ذَالِکَ۔ جلسہ کی کارروائی کی مختصر رپورٹ بغرض دعا پیشِ خدمت ہے۔

اس ''جلسہ سیرت النبی ﷺ'' کی صدارت محترم شریف الدین بو جنگ صاحب نیشنل امیر نے کی۔ یہ جلسہ ملائیشیا کے مرکزی مشن ہاؤس بیت الرحمٰن میں منعقد کیا گیا۔ کورونا وباء کے مخصوص حالات کے پیش نظر اس جلسہ کی حاضری کو مختصر رکھا گیا جبکہ اس جلسہ کی تمام کارروائی ایم ٹی اے ملائیشیا کے یوٹیوب چینل کے ذریعے براہِ راست نشر کی گئی جس کا لنک تمام جماعتی واٹس ایپ گروپس میں قبل از وقت شیئر کر دیا گیا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ناظرین کی ایک بڑی بھرپور تعداد نے اس لائیو پروگرام سے استفادہ کیا۔

جلسہ سیرت النبی کی تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا محترم صغیر احمد صاحب آف لکشمانہ پوری جماعت نے تلاوت قرآن کریم اور اس کا اُردو ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جبکہ بعد ازاں محترم سلمان احمد صاحب نے ملائیشین زبان میں بھی تلاوت کا ترجمہ پیش کیا جس کے بعد محترم فرید کام صاحب محمد اشرف صاحب اور شکیل احمد صاحب پر مشتمل ٹیم نے بڑی خوش الحانی کے ساتھ انتہائی خوبصورت آواز میں قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیش کیا۔ قصیدہ کے بعد خاکسار فؤاد احمد ناصر مربی سلسلہ حلقہ روانگ و نیشنل سیکرٹری تربیت نے اُردو اور ملائیشین دونوں زبانوں میں درس حدیث پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

پہلی تقریر میں محترم مولانا معاذ احمد ناویر صاحب نے ملائیشین زبان میں ''آنحضرت کے اُسوۂ حسنہ'' پر بہت عمدہ رنگ میں روشنی ڈالی۔ اس تقریر کا اردو زبان میں خلاصہ محترم نصیر احمد صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری تربیت نیشنل نے پیش کیا۔ دوسری تقریر محترم حافظ عمران آفتاب صاحب صدر جماعت بوکیت سنتوسہ نے اُردو زبان میں کی جس کا عنوان ''آنحضرت ﷺ کا بطور مہاجر بہترین نمونہ'' تھا جبکہ محترم مولانا صلاح الدین سیّد علی صاحب مربی سلسلہ گومبک نے اس تقریر کا ملائیشین زبان میں خلاصہ بیان کیا۔ بعد ازاں محترم مولانا عین الیقین محمد زمین صاحب مشنری انچارج ملائیشیا نے انتہائی خوبصورت انداز میں ''آنحضرت کی محبت'' کے موضوع پر سیر حاصل گفتگو کرتے ہوئے آنحضرت کی محبت کو اپنی زندگیوں کا نصب العین بنانے کی طرف احبابِ جماعت کو توجہ دلائی۔ یہ تقریر ملائیشین اور اُردو دونوں زبانوں میں کی گئی۔

اس بابرکت تقریب کا اختتام محترم شریف الدین بو جنگ صاحب نیشنل امیر نے دعا کے ساتھ کیا۔ اپنے اختتامی کلمات میں انہوں نے آج کے دور کے حوالے سے آنحضرت ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت پر زور دیا۔ بعد ازاں تقریب کے شاملین کی خدمت میں ظہرانہ بھی پیش کیا گیا۔

رپورٹ: جاوید اقبال ناصر۔ مبلغ سلسلہ جرمنی

یہ جلسہ ہمارا۔ یہ دن برکتوں کے

جرمنی کی جماعت Wittlich سے ایک رپورٹ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے، خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام کے لیے، پہلے جلسہ سالانہ کا آغاز دسمبر 1891ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں سے قادیان، بھارت سے ہوا۔ آج اس کی شاخیں دُنیا کے چاروں کونوں میں پھیل گئی ہیں۔ اور یہ تناور درخت اپنی تناوری میں مزید قوت و مضبوطی اختیار کرتا، پھلوں سے لدا ہوا اور مزید شاخ داری کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ اسی درخت کی ایک شاخ، جرمنی میں بھی دسمبر 1975ء کو ہمبرگ میں لگی اور یوں جماعت جرمن کے پہلا جلسہ سالانہ کی شُروعات ہوئی۔ پہلے تو اس جلسہ کو جلسہ سالانہ ہمبرگ کا نام دیا گیا، لیکن یہ الٰہی درخت اپنے تیسرے جلسہ میں ہی جلسہ سالانہ جرمنی کا نام پا گیا اور آج تک اِس کو جلسہ سالانہ جرمنی کے نام سے پکارا اور جانا جاتا ہے۔ یہ جلسہ مختلف اوقات اور اَدوَار میں متفرق مقامات پر مُنعقد ہوتا رہا۔ ہمبرگ کے بعد فرنکفورٹ کے حصّہ میں آیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جب Gross-Gerau میں ناصر باغ جماعت کو عطا کیا تو پھر اس کی منتقلی بھی اِس جگہ پر ہوگئی۔ اس طرح کئی سالوں تک یہ اپنی پوری شان وشوکت کے ساتھ اس جگہ پر ہی منعقد ہوتا رہا۔ بعدہ اس کو مئی مارکیٹ Mannheim میں منتقل کر دیا گیا۔ مئی مارکیٹ ہی وہ خوش نصیب جگہ ہے جس کو 2001 میں انٹر نیشنل جلسہ سالانہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ چند سالوں سے جلسہ سالانہ جرمنی Karlsruhe میں ایک بہت بڑے ہال کی زینت بن رہا تھا۔ لیکن کرونا کی وبا نے اس پر بھی اپنا اثر دکھایا اور یوں پچھلے سال اس کا انعقاد نہ ہوسکا اور اس طرح جرمن احمدی اِس کی برکات سے محروم رہے۔ ایک سال کی محرومی کے بعد اس سال مورخہ 8 اور 9 اکتوبر بروز جمعہ اور ہفتہ کو جلسہ اپنی برکات وافضال کے ساتھ ظہور پذیر تو ہوا، لیکن بہت سی شرائط و قیود کے ساتھ۔ محدود پیمانے پر احباب کو شامل ہونے کی اجازت ملی۔ قرعہ اندازی کے ذریعہ ناموں کا انتخاب ہوا۔ کمپیوٹر کے ہاتھ میں تھا کہ کس کو اس شمولیت سے حصّہ دینا ہے اور کس کو محروم رکھنا ہے؟ جن کے نام شاملین میں آئے جب اُن کو فون کے ذریعہ اطلاع دی گئی تو اُن میں سے بعض کے جذبات تو ایسے تھے جیسے اُن کے نام کوئی لاٹری نکل آئی ہے۔ جن کے نام قرعہ نکلا تھا وہ تو ہشاش بشاش اور خوش وخرم دکھائی دیئے اور مبارک باد وصول کرتے رہے۔ لیکن جن کو کمپوٹر نے شامل ہونے سے روکا، ان کے چہروں پر افسردگی کے آثار نمایاں تھے۔ کیوں؟ کیونکہ! وہ جلسہ کی برکات حاصل کرنے کے لیے بے تاب و بے قرار تھے۔ لیکن انہوں نے اطاعت کا دامن تھامے رکھا اور اللہ کی رضا پر راضی ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ جو کہ انسان کی نیّت کو جانتا ہے۔ اُس نے اُن کو بھی جلسہ کی برکات سے محروم نہ رکھا، بلکہ اپنی اپنی مساجد میں اور نماز سنٹرز میں جلسہ کی تمام کاروائی کو برقی تاروں اور جدید سٹلائیٹ کی بدولت پہنچایا۔ یہ تجربہ جرمن کے احمدیوں کے لیے نیا تھا، کہ جلسہ سالانہ جرمنی میں ہو، لیکن وہ اس میں بنفس نفیس تو شامل نہ ہوں لیکن اپنی مساجد میں تمام کاروائی سنیں۔ اسی طرح کا انتظام Wittlich کی جماعت نے بیت الحمد مسجد میں خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے کیا۔ مکرم صدر صاحب جماعت Wittlich، برادرم طاہر احمد ظفر صاحب اور اُن کے ساتھ سیکریٹری صاحب تربیت مکرم محمد شاہد بٹ صاحب نے جماعت کے ممبرات و لجنہ اماء اللہ کے لیے علیحدہ علیحدہ جلسہ سننے کا انتظام کروایا۔ Video Projector کی مدد حاصل کی گئی اور بڑی سکرین اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ جلسہ کی تمام کاروائی سنائی گئی۔ مکرم رانا جاوید اقبال صاحب سیکریٹری صاحب ضیافت اور ان کے معاون مکرم قمر زمان صاحب نے اُسی طرح کا کھانا تیار کیا، جس طرح کا کھانا جلسہ کے دنوں میں جلسہ کے مبارک مقام پر تیار کیا جاتا ہے۔ دال اور آلو گوشت

میں وہی مہک اور ذائقہ پیدا کرنے کی کوشش کی گئی جو کہ جلسہ کے ایّام میں کھانے میں ہوتی ہے۔ وقارِ عمل اور wind up میں خاص طور پر اطفال سب سے آگے آگے دکھائی دیئے، جن میں سر فہرست مامون احمد، رانا حسام جاوید، فاران طارق اور کاشف حبیب تھے۔ شاملین نے روحانی اور جسمانی خوراک کو خوب سمیٹا۔ چھوٹے بچّوں نے بھی اس موقع سے فائدہ اُٹھایا اور مسجد کے صحن میں ڈیرے ڈالے اور وہ باتیں جو کہ ایک سال سے زید عرصہ سے جمع کر رکھیں تھیں، کر ڈالیں۔ چونکہ کرونا کی وبا کی بندھن و بندش کے بعد یہ پہلا پروگرام تھا۔ جس میں اس طرح کی ملاقات مسجد یا مسجد کے آنگن میں ہوئی تھی۔ اس لیے سب نے احسن رنگ میں enjoy کیا۔ اختتامی خطاب جو کہ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہٗ اللہ تعالیٰ کا live تھا۔ سب نے اس پیار وعقیدت سے سُنا، کہ آپ ایدہٗ اللہ تعالیٰ کے الفاظ، ہر ایک کے دل میں اُترتے جا رہے تھے، اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ حضورِ اقدس سامنے تشریف فرما ہیں۔ جب آپ نے آخر میں دُعا کروائی اور جلسہ سالانہ اختتام پذیر ہوا، تو ایسا لگا کہ جیسے فرشتوں کی وہ فوج جن کا ایسی محفلوں میں نزول ہوتا ہے، اُن کا بھی ساتھ ہی صُعُود ہو گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ اور جنہوں نے جلسہ کی کاروائی کو احمدیوں کے کانوں تک پہنچانے اور آنکھوں تک دکھانے نے میں مدد فراہم کی ہے، اُن کو بھی اجر عظیم سے نوازے۔ آمین

صفوان احمد ملک۔ نمائندہ روزنامہ الفضل جرمنی

جرمنی کے شہر فلورشٹڈ (Florstadt) میں مسجد کی تعمیر کا آغاز

جماعت احمدیہ جرمنی کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1989ء میں صد سالہ جوبلی کی تقریبات کے موقع پر فرمایا کہ میری خواہش ہے کہ جرمنی وہ پہلا یورپین ملک ہو جہاں جماعت احمدیہ کو سو مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملے۔ اور یہ دراصل صد سالہ جشن تشکر کا ایک بہترین رنگ ہوگا۔ نیز ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مسجد کی تعمیر کا جو ٹارگٹ آپ کو دیا گیا، جس کو آپ نے قبول کرلیا اس کو پورا کرنے کی کوشش کریں اور اس کو پورا کرنا چاہیے۔ اس سے بہر حال آپ نے پیچھے نہیں ہٹنا۔ ان شاء اللہ

(الفضل انٹرنیشنل 7 تا 13 جولائی 2006ء)

انہی ہدایات اور خواہشات کی تکمیل اور جرمنی میں اسلام احمدیت کے پھیلاؤ اور نفوذ کی خاطر جماعت احمدیہ جرمنی کو 100 مساجد پروجیکٹ کے تحت جرمنی میں مساجد بنانے کی توفیق مل رہی ہے جس کے لئے احباب جماعت دل کھول کر عطیات دیتے ہیں۔ مساجد کی تعمیر میں کئی قسم کی دشواریوں اور مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ مختلف حکومتی دفاتر، تنظیمیں، ادارے اور یہاں تک کہ مقامی آبادی کی اجازت بھی درکار ہوتی ہے۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ مسجد بنانے میں کتنی محنت اور وقت درکار ہوتا ہے ذیل میں قارئین کی معلومات کے لئے مساجد کی تعمیر کے حوالے سے قدرِ اختصار کے ساتھ طریق کار پیش کیا جاتا ہے۔ زیر نظر رپورٹ مسجد فلورشٹڈ کے متعلق ہے یہاں پر جماعت احمدیہ جرمنی کو 2015ء میں مسجد کا پلاٹ خریدنے کی توفیق ملی اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18 اکتوبر 2015ء کو اس مسجد کا اپنے بابرکت ہاتھوں سے سنگ بنیاد رکھا اور اسے ’’مسجد مبارک‘‘ کا نام عطا فرمایا نیز مقامی جرمن احباب اور شہری انتظامیہ سے خطاب فرمایا۔

مسجد کا پلاٹ خریدنے کے لئے مندرجہ ذیل کام کرنے ہوتے ہیں:۔

- جگہ کی تلاش اور شہر کے میئر کو مسجد بنانے کی اجازت کی درخواست جمع کروائی جاتی ہے۔
- ضلعی تعمیراتی ادارہ / اتھارٹی اس درخواست کی جانچ پڑتال کرتا ہے۔
- مختلف ماہرین اپنے تاثرات و تحفظات کی رپورٹ دیتے ہیں۔
- لوکل شہری انتظامیہ سے زمین کی خرید کی تحریری منظوری حاصل کی جاتی ہے۔
- ضلعی تعمیراتی اتھارٹی کی طرف سے پلاٹ کی خریداری کا حتمی اجازت نامہ درکار ہوتا ہے۔

لیکن ان سب باتوں سے پہلے مقامی سطح پر جماعت کی سرگرمیوں اور نیک نامی کا، مسجد کی تعمیر میں بہت بڑا عمل دخل ہوتا ہے جس کے لئے صحیح منصوبہ بندی کرتے ہوئے مقامی جماعت کے تعاون سے شعبہ امور خارجہ اور شعبہ تبلیغ مل کر وہاں مختلف پروگرام کرواتے ہیں جن سے مقامی باشندوں کو جماعت کا صحیح معنوں میں تعارف حاصل ہوتا ہے اسی طرح شہر کے میئر اور لوکل انتظامیہ کو بھی اعتماد میں لیا جاتا ہے۔

اگلا مرحلہ

پروجیکٹ پلان تیار کیا جاتا ہے جس میں مسجد کا نقشہ، پارکنگ، باغیچہ وغیرہ کا تفصیلی ذکر کیا جاتا ہے۔

ضلعی تعمیراتی ادارہ / اتھارٹی اس پلان کی جانچ پڑتال کرتا ہے۔

مختلف محکموں سے اجازت نامے مثلاً اسپیشلسٹ آفس برائے امیشن کنٹرول، آفیشل فوڈ مانیٹرنگ، فائر بریگیڈ، ڈسٹرکٹ آرکیالوجی وغیرہ)

بلدیہ سے اجازت

ان سب کاموں کے بعد جون 2021ء میں تمام اداروں کی طرف سے مسجد کی تعمیر کا حتمی اجازت نامہ موصول ہوا اور اب اللہ کے فضل سے یہاں مسجد کی تعمیر کے آغاز ہوچکا ہے۔ اسی مناسبت سے شہر کے میئر، شہری انتظامیہ اور ہمسائیوں کے ساتھ افتتاحی تقریب منعقد کی گئی جس کے متعلق مکرم صدر صاحب جماعت فلورشٹڈ مکرم انس خان صاحب تحریر کرتے ہیں کہ، چند دن قبل ہی مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہوا ہے اور جب اس حوالے سے خاکسار نے شہر کے میئر صاحب سے ملاقات کے دوران اس تجویز پر مشورہ کیا کہ ہم ایک پروگرام کرنا چاہتے ہیں جس میں شہر کے چنیدہ لوگوں، سیاست دانوں اور پریس کو مسجد کے حوالے سے معلومات دی جائیں تو جناب میئر صاحب نے اس تجویز کو بہت پسند کیا اور خود ہی اپنے کیلنڈر سے 4 نومبر 2021ء کی تاریخ دی کہ اس تاریخ کو میں بھی شامل ہوسکتا ہوں اور خود ہی ہمیں کونسل کے ہال کی بکنگ میں مدد فراہم کی۔ جس کے فوراً بعد خاکسار نے مکرم نیشنل امیر صاحب کو اس پروگرام کے بارے بتایا اور ان کو بھی پروگرام میں شمولیت کی دعوت دی جو امیر صاحب نے کمال شفقت سے منظور فرماتے ہوئے تشریف لانے کا وعدہ کیا۔

تاریخ مقرر ہوتے ہی خاکسار نے سیکریٹری صاحب تبلیغ مکرم حافظ فرید احمد خالدؔ صاحب کے ساتھ ایک میٹنگ کی اور کمیٹی تشکیل دی جس میں مختلف کام ناظمین کے ذمہ کئے گئے۔ اس پروگرام کی تیاری کے لئے کمیٹی کی 4 میٹنگز ہوئیں جس میں وقتاً فوقتاً کاموں کا جائزہ لیا جاتا رہا۔

مرکزی شعبہ تبلیغ نے اس پروگرام کے دیدہ زیب دعوت نامے پرنٹ کروا کے بھجوائے جنہیں مقامی احباب جماعت تک پہنچایا گیا اور درخواست کی گئی کہ اس پروگرام میں اپنے زیرِ تبلیغ دوستوں کو ضرور شامل کرنے کی کوشش کریں۔ ساتھ ہی ساتھ شہر کی تمام انتظامیہ، سکولز، فائر بریگیڈ کا عملہ، اخبار و ٹی وی نمائندگان کے علاوہ ہمارے علاقے میں موجود تمام قسم کی کھیلوں کی یونین کو بھی بطورِ خاص مدعو کیا گیا۔

مورخہ 4 نومبر دوپہر 3 بجے ہال کی تیاری شروع کی گئی اور شام 6 بجے تک تیاری مکمل ہونے کے ساتھ ہی مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ پروگرام کا وقت چونکہ ساڑھے چھ بجے مقرر تھا لہٰذا قبل از وقت آنے والے مہمانوں کے لئے پہلے سے ہی جماعت کا تفصیلی تعارف

کروانے کے لئے اسلام نمائش کا انتظام کیا گیا تھا اور خدام کی ایک ٹیم مہمانوں کو نمائش دکھانے، جماعت کا تعارف کروانے، معلومات دینے اور اُن کے سوالات کے جوابات کے لئے مقرر کر دی گئی تھی جنہوں نے بڑی عمدگی سے مہمانوں کو معلومات بہم پہنچائیں۔

وقت مقررہ سے چند منٹ قبل محترم نیشنل امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی اور شہر کے میئر جناب Herbert Unger صاحب ہال میں تشریف لائے۔

اس پروگرام کی نظامت کے فرائض مکرم فرید سمیع صاحب نے ادا کئے۔تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ طاہر احمد صاحب اور جرمن ترجمہ مکرم محمد فہیم صاحب نے پیش کیا۔اس کے بعد فلورشٹڈ میں جماعت کی خدمات کے حوالے سے تیار کردہ تفصیلی باتصویر رپورٹ مکرم سعود احمد خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے پیش کی۔ جناب میئر صاحب نے اپنے خطاب میں جماعت کی مختلف کاوشوں کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ میں خود بھی یقین رکھتا ہوں اور دوسروں کو بھی ہمیشہ بتاتا ہوں کہ جماعت احمدیہ مسلمانوں کی ایک پرامن جماعت ہے نیز مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ اس شہر میں جماعت احمدیہ کی مسجد بن رہی ہے جو اس شہر کے لئے امن کا گہوارہ ثابت ہوگی۔

اس کے بعد مکرم نیشنل امیر صاحب نے اپنے خطاب میں اسلام میں مسجد کی اہمیت کا ذکر قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کیا نیز اب تک جرمنی میں بننے والی مختلف مساجد کے واقعات سے بھی لوگوں کو آگاہ کیا کہ کیسے پہلے پہل لوگ اپنے شہر میں بننے والی مسجد کی تعمیر سے خوفزدہ تھے اور تعمیر کے بعد کیسے اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں میں اسلام کے لئے نرم گوشہ پیدا کیا۔

امیر صاحب کی تقریر کے بعد مکرم حماد احمد صاحب جو کہ 100 مساجد کی تعمیر کے انچارج بھی ہیں، نے مسجد کی تعمیر اور نقشے وغیرہ کے حوالے سے مختلف معلومات فراہم کیں اور جس کے بعد سوالات کا سلسلہ شروع ہوا اور لوگوں نے مختلف نکات پر سوالات کئے جن کے جوابات مکرم امیر صاحب کے ساتھ ساتھ مکرم تحسین رشید صاحب مربی سلسلہ اور حماد صاحب نے دیئے۔

اس موقع پر پریس کے تین نمائندے بھی حاضر تھے انہوں نے بھی مسجد کے حوالے سے مختلف سوالات کئے۔ جماعتی روایات کے مطابق مہمانوں کی تواضع کا بھی انتظام کیا گیا تھا سوال وجواب کے دوران مہمان اس سے بھی لطف اندوز ہوتے رہے۔

یہ پروگرام تقریباً 2 گھنٹے جاری رہا جس میں 40جرمن مہمانوں نے شرکت کی۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس نئی تعمیر ہونے والے مسجد کو برکت عطافرمائے اور ہمیں صحیح معنوں میں اسے امن کا گہوارہ بنانے اور ہمیں ہمیشہ اسے آباد رکھنے کی توفیق عطافرماتا رہے اور اپنے نام کی طرح اسے پورے علاقے کے لئے مبارک کرے آمین

ایڈیٹر کے نام خط

- مکرم ڈاکٹر نصیر احمد طاہر۔یوکے سے لکھتے ہیں:

آج 15 نومبر 2021ء کے شمارہ میں ''ڈینگی بخار سے متعلق اہم معلومات اور بچاؤ کی احتیاطی تدابیر'' ر ایک مفصل مضمون مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف کا لکھا ہوا شائع ہوا جو ضرورت کے مطابق ہے اور بہت اہم ہے۔ ہر طرف سے رہنمائی کرنے کے علاوہ موصوف نے جو احتیاطی تدابیر بیان کیں کہ ڈینگی سے بچاؤ، ہربل کے دانے پنساری کی دوکان سے خرید کر جلتے تسلے یا کوئلے پہ ڈال کر دھونی دینے، مچھر دانی کے استعمال، غیرضروری گندے پانی کے ٹھہراؤ کو روکنے اور صفائی سے ممکن ہے۔

قدرت نے اس مچھر کو اشرف المخلوقات سے کافی کمزور پیدا کیا ہے، اگر مچھر دانی یا حفاظت کے پہلو برموقع کیے جائیں تو مادہ مچھر جس کے کاٹنے سے یہ انفیکشن پھیلتا ہے وہ کاٹ ہی نہ سکے۔

1. اس مادہ مچھر جس کے کاٹنے سے ڈینگی ہوتا ہے اس کو نر سے ملاپ کے بعد انڈے دینے کیلئے پروٹین حاصل کرنے کیلئے انسان کی تلاش ہوتی ہے، کہ انسانی خون کھینچ کر پروٹین حاصل کرے۔اگر احتیاطی تدابیر کی جائیں جسم ڈھانپنے اور مچھر دانی کے استعمال سے کافی حد تک بچاؤ ممکن ہے۔
2. اگر کہیں بھی پانی ٹھہرنے نہ دیا جائے تو انڈے اور اسکے لاروے زندہ نہ رہیں تو بھی یہ مچھر کی نسل کشی ہوگی۔
3. اس طرح یہ اشرف المخلوقات سے کمزور ہے کہ سردی بڑھے یا گرمی یہ مچھر مر جاتا ہے، یہ 10 سے 40 ڈگری سینٹی گریڈ تک ہی زندہ رہ سکتا ہے۔
4. دھونی یا خوشبو سے یہ مچھر ٹھہرتا نہیں۔
5. ہومیوپیتھک حفاظتی ادویات لینے سے بھی اسکا زہر انسان کے لیے موثر نہ ہوگا، دوسرے لوگوں کی نسبت۔

غرض اس مضمون میں ممکن حد تک رہنمائی کے ساتھ کچھ غلط العام باتوں کی بھی نشاندہی کی ہے، اور کچھ نظرانداز کی جانے والی باتوں کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ غذا کے متعلق بہتر رہنمائی فرمائی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر ہومیوپیتھک ادویات برحق اور مناسب تحریر فرمائی ہیں، قارئین الفضل سمیت میں بھی بہت مشکور ہوں۔

عام طور پہ مصروفیات میں تبصرہ لکھنے کا وقت نہیں بچ پاتا، مگر یہ بہت اہم بات ہے، اس مضمون کو 71 گروپس میں شیئر کرنے کے فوری بعد مجھے لگا کہ میں چار لفظ لکھوں ہوسکتا ہے، جنہوں نے یہ مضمون نہیں پڑھا وہ نہ صرف خود پڑھیں، بلکہ شیئر بھی کریں، اور اپنی طرف سے قارئین کے خاندان کے ناطے سب کو تاکید کرونگا کہ برصغیر کے تمام ممالک اور جہاں یہ ڈینگی کا دائرہ اثر ہے۔ سب احباب و خواتین یہ ہومیوپیتھک ادویات پہلے سے گھر میں موجود رکھیں، اور حفظ ماتقدم کی ادویات اگر کوئی ایک محلہ دار یا حلقہ میں خرید لے وہ کوشش کریں کے ہفتہ میں ایک بار اپنے حلقہ میں سب فراہم کریں۔ ہومیوپیتھک ادویات بھی چراغ سے چراغ جلانے کی طرح بڑھ سکتی ہیں، اگر کوئی بھی جانتا ہے تو ضرور اپنے علاقہ میں شیئر کریں۔ بلکہ غیراحمدی محلے داروں کی بھی مدد کریں، کیونکہ اگر کسی کو ڈینگی کاٹ لے تو دوسرا عام مچھر عمومی طور پہ ایسا اثر نہیں رکھتا مگر اس مریض کو کاٹنے سے اگلے انسان اور پھر کئی جگہ یہ پہنچا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسی موذی امراض سے سب کو بچائے۔ آمین۔

درخواست دعا

مکرم علی Ocbany صدر جماعت۔کیوبا اعلان کرواتے ہیں:

خاکسار کی بیٹی عزیزہ مریم بعمر 6سال گزشتہ 3ماہ سے بعارضہ پیٹ درد بیمار چلی آرہی ہے۔بعض اوقات درد انتہائی شدید ہوجاتا ہے۔معتدد بار ہسپتال میں داخل کروانا پڑتا ہے جس سے تکلیف کی شدت میں وقتی طور پر کچھ افاقہ ہوتا ہے لیکن مکمل صحت یابی نہ ہونے کے باعث تکلیف پھر سے بڑھ جاتی ہے۔ تاحال بیماری کی تشخیص نہیں ہوسکی۔ قارئین الفضل سے بچی کی صحت و سلامتی ودرازئ عمر کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

رپورٹ: ناصر اقبال۔مبلغ سلسلہ برکینا فاسو

فیسپا کو، برکینافاسو میں تبلیغی اسٹال

فیسپا کو پین افریکن ممالک کا فلم اور ٹی وی ایوارڈز کا بہت بڑا میلہ ہے۔ جسکا انعقاد ہر دوسرے سال برکینا فاسو کے دار الحکومت (capital) واہگا ڈوگو میں کیا جاتا ہے اسکی ابتداء 1969ء میں ہوئی اور اس سال اس سلسلے کا 27واں میلہ 16 اکتوبر سے 23 اکتوبر تک لگا۔

دنیاوی رنگینیوں سے بھر پور اس میلہ میں جہاں ظاہری دلچسپیوں کے بے شمار سامان تھے وہاں جماعت احمدیہ واہگا ڈوگو کو روحانی مائدہ تقسیم کرنے کی توفیق ملی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ

جماعت احمدیہ واہگا ڈوگو کو قرآن پاک فرنچ ترجمہ اور دوسری تعلیمی وتبلیغی کتابوں کا سٹال لگانے کی توفیق ملی۔ اس سٹال میں لوگوں کی دلچسپی خاطر خواہ رہی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے تقریبا 1800000 فرانک سیفا مالیت کی کتابیں فروخت کی گئیں اور سینکڑوں لوگوں تک جماعت کا پیغام پہنچا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ اور سٹال پر آنے والے بہت سے لوگوں نے جماعتی تعلیمات میں دلچسپی ظاہر کی اور مشن ہاؤس کا ایڈریس اور رابطہ نمبر ز لیکر گئے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محض اپنے فضل سے ان تمام وزیٹرز کی راہنمائی فرمائے اور ان کے سینوں کو سچائی کے نور سے منور فرمائے تا کہ وہ حق کو پہچان کر جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کر سکیں آمین

آج کی دعا

رَبِّ اجْعَلْنِىْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۱﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِىْ وَلِوَالِدَىَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۲﴾

(ابراہیم:41-42)

ترجمہ: اے میرے ربّ! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری نسلوں کو بھی۔ اے ہمارے ربّ! اور میری دعا قبول کر۔ اے ہمارے ربّ! مجھے بخشش دے اور میرے والدین کو بھی اور مومنوں کو بھی جس دن حساب ہو گا۔

یہ قرآن مجید کی قیام نماز کی اور حصول مغفرت کی عظیم الشان دعا ہے۔

ہمارے پیارے آقا امام عالی مقام سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسلسل افراد جماعت کو باقاعدہ پنجگانہ جو نماز کے قیام کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ آپ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

پس تمکنت حاصل کرنے اور نظام خلافت سے فیض پانے کے لئے سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ نماز قائم کرو۔ کیونکہ عبادت اور نماز ہی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی ہو گی۔ ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس انعام کے بعد اگر تم میرے شکر گزار بنتے ہوئے میری عبادت کی طرف توجہ نہیں دو گے تو نافرمانوں میں سے ہو گے۔ پھر شکر گزاری نہیں۔ ناشکر گزاری ہو گی اور نافرمانوں کے لئے خلافت کا وعدہ نہیں ہے۔ بلکہ مومنوں کے لئے ہے۔ پس یہ انتباہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اپنی نمازوں کی طرف توجہ نہیں دیتا کہ نظام خلافت کے فیض تم تک نہیں پہنچیں گے۔ اگر نظام خلافت سے فیض پانا ہے تو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل کرو کہ يَعْبُدُوْنَنِىْ (النور:56) یعنی میری عبادت کرو۔ اس پر عمل کرنا ہو گا۔ پس ہر احمدی کو یہ بات اپنے ذہن میں اچھی طرح بٹھا لینی چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس انعام کا جو خلافت کی صورت میں جاری ہے۔ فائدہ تب اٹھا سکیں گے جب اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔"

(خطبات مسرور جلد پنجم ص 151,150)

پس یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ اگر ہمارے گھروں میں باقاعدگی سے قیام نماز نہیں تو پھر برکاتِ خلافت کا حصول بھی نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ سیدنا وامامنا پیارے آقا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دعاؤں کے صدقے جماعت کے ہر فرد کو پنجگانہ نماز پر قائم فرمائے۔ اور جماعت کے کسی بھی فرد سے آپ کو کبھی کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ آمین

مرسلہ: مریم رحمٰن

غروب آفتاب	طلوع فجر	26 نومبر 2021ء	
17:37	05:18		مکہ مکرمہ
17:33	05:23		مدینہ منورہ
17:25	05:41		قادیان
17:05	05:20		ربوہ
16:02	06:08		اسلام آباد ٹلفورڈ

چھوٹی مگر سبق آموز بات

روزِ جمعہ

"روز جمعہ ایک اسلامی عظیم الشان تہوار ہے اور قرآن شریف نے خاص کر اس دن کو تعطیل کا دن ٹھہرایا ہے۔ اور اس بارہ میں خاص ایک سورۃ قرآن شریف میں موجود ہے جس کا نام سورۃ الجمعہ ہے اس میں حکم ہے کہ جب جمعہ کی بانگ دی جائے تو تم دنیا کا ہر ایک کام بند کر دو اور مسجدوں میں جمع ہو جاؤ اور نماز جمعہ کو اس کی تمام شرائط کے ساتھ ادا کرو اور جو شخص ایسا نہ کرے گا وہ سخت گناہ گار ہے اور قریب ہے کہ اسلام سے خارج ہو اور جس قدر جمعہ کی نماز اور خطبہ سننے کی قرآن شریف میں تاکید ہے اس قدر عید کی نماز کی بھی نہیں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 287-288)

آجکل ان مغربی ممالک میں بھی جابز پر اور یونیورسٹیوں میں Prayer Rooms ہوتے ہیں جہاں با سہولت نماز جمعہ ادا کی جا سکتی ہے یا لنچ بریک کو اگر ممکن ہو سکے تو نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ روزِ جمعہ کی اہمیت و فضیلت احادیث نبوی ﷺ میں بار بار بیان ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جمعۃ المبارک کی خاص برکات کا وارث بنا دے، آمین۔

(مرسلہ: ناصرہ احمد، کینیڈا)